10
ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
زیر سرپرستی
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۴ ستمبر ۱۹۵۹ء
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۔ لاہور
ہدیہ چار آنے

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۵ | جمعۃ المبارک مورخہ ۲۹ صفر المظفر ۱۳۷۹ھ مطابق ۴ ستمبر ۱۹۵۹ء | شمارہ ۱۷

دفاتر کے اوقات

حکومت مغربی پاکستان کے تازہ ترین فیصلہ کے مطابق امسال موسم سرما میں بھی دفاتر کے اوقات کار صبح ساڑھے سات بجے سے ڈیڑھ بجے دوپہر تک رہیں گے۔ قارئین کرام کو علم ہوگا کہ پاکستان بننے کے بعد موسم گرما میں دفاتر کے اوقات کار میں یکم رمضان المبارک سے تبدیلی ہونے لگی ہے اور یہ تبدیلی ۳۰ ستمبر تک رہتی تھی۔ ورنہ انگریز کے زمانہ میں دفاتر کے اوقات کار موسم سرما اور گرما میں صبح دس بجے سے چار بجے تک ہی رہتے تھے۔ موسم سرما میں اوقات میں تبدیلی اسی سال سے ہو رہی ہے۔

ہماری رائے میں حکومت مغربی پاکستان کا یہ فیصلہ ناقابل عمل ہی نہیں بلکہ مضحکہ خیز بھی ہے۔ اگر یہ فیصلہ صرف سرکاری ملازمین کے نکتہ نظر سے غلط ہوتا اور حکومت کا اس میں فائدہ ہوتا تو شاید ہم اس پہ جرح نہ کرتے۔ لیکن یہ فیصلہ حکومت اور سرکاری ملازمین دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔

موسم سرما میں سورج صبح آٹھ بجے کے قریب نکلتا ہے اور دفاتر ساڑھے سات بجے لگیں گے۔ گویا اس وقت ابھی اندھیرا ہی ہوگا اول تو لوگ اندر بیٹھ کر کام کرنے کی بجائے سورج کی راہ تکنے لگیں گے۔ اگر آتے ہی کام شروع کر دیں گے تو بجلی کا خرچ بڑھ جائے گا۔ ساڑھے سات بجے کام شروع کرنے کے لئے ضروری ہے کہ چپڑاسی اور اردلی کم ازکم ساڑھے چھ بجے دفتر میں پہنچ کر کمروں اور میزوں کی صفائی کریں اور انگیٹھیاں سلگائیں۔ اپنی قلیل تنخواہ کی وجہ سے یہ عملہ بسوں اور تانگوں کی سواری کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتا۔ ان میں سے زیادہ تر پیدل دفتر آتے ہیں۔ اس لئے ان کو چھ بجے کے قریب گھر سے روانہ ہونا پڑے گا۔ ان میں سے اکثر دوپہر کا کھانا ہمراہ لے کر جاتے ہیں۔ چھ بجے ان کو کھانا تیار کرکے دینے کے لئے ان کے گھر کی مستورات کو کم ازکم پانچ بجے اٹھنا پڑے گا۔ پھر ان بیچاروں کے گھروں میں نوکر تو ہوتے نہیں جو ان کے دفتر چلے جانے کے بعد ان کی مستورات کو کھانا تیار کرنے کے لئے بازار سے سودا لا دیں۔ دوپہر کو جب یہ عملہ واپس گھر آئے گا تو ان کو کھانا تیار نہ ملے گا۔ اس طرح ان غریبوں کی زندگی اور زیادہ تلخ ہو جائے گی۔ حکومت کے کام میں بھی نقص واقع ہوگا۔ سردی میں اول تو ساڑھے سات بجے صبح پہنچنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ اگر بفرض محال سب ملازم وقت پہ دفتر میں حاضر بھی ہو جائیں تو ان کا ٹھیک وقت پہ کام شروع کر دینا بعید از قیاس ہے۔ سردی میں ٹھٹھرتے ہوئے دفتر پہنچنے کے بعد اکثر لوگ ہاتھ پاؤں سینکنے کے لئے آدھ گھنٹہ ضائع کرینگے۔

اکثر ملازمین کو صبح سویرے ناشتہ بھی نصیب نہ ہوگا۔ اس لئے وہ دفتر میں شکم پروری کا کوئی سامان کریں گے۔ اس میں بھی دفتر کا وقت ضائع ہوگا۔

ایک اور بات قابل غور ہے، مرکزی حکومت نے ابھی تک موسم سرما میں ان اوقات کی منظوری کا اعلان نہیں کیا۔ خدا جانے وہ ان اوقات کو منظور بھی کرتی ہے یا نہیں۔ غالباً وہ ان کو منظور نہیں کرے گی۔ اگر مرکزی حکومت کے دفاتر کے اوقات کار موسم سرما میں صبح نو بجے سے چار بجے شام تک رہے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ اکونٹنٹ جنرل، مغربی پاکستان، محکمہ ریلوے، اور ڈاک وتار کے دفاتر کے علاوہ تمام بنک نو بجے کھلا کرینگے اس دو عملی کی وجہ سے مرکزی اور صوبائی دونوں حکومتوں کے دفاتر کو دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

الغرض حکومت مغربی پاکستان کا فیصلہ ہر لحاظ سے سب کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس لئے اس پہ نظرثانی کی ضرورت ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اگر حکومت مغربی پاکستان غور کرے گی تو اس کے لئے اس فیصلہ کو تبدیل کر دینے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہیگا

وہ ضد اور ہٹ دھرمی سے تو اس فیصلہ پہ قائم رہ سکتی ہے۔ مگر عدل اور انصاف کی رو سے وہ اپنے اس فیصلہ کو کسی طرح حق بجانب ثابت نہیں کر سکتی۔

جنگ کے بادل

چین اور ہندوستان کے درمیان جنگ چھڑ جانے کا قوی امکان ہے۔ چینی فوجوں نے ہندوستان کی سرحد میں داخل ہو کر کچھ سرحدی چوکیوں پہ قبضہ کر لیا ہے۔ ہندوستان کی طرف سے جب ان چوکیوں کے خالی کرنے کا مطالبہ کیا گیا تو چینی فوجوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ فریقین اپنی اپنی فوجیں ایک دوسرے کے بالمقابل جمع کر رہے ہیں۔ ابھی تک ان میں کوئی معرکہ کارزار گرم نہیں ہوا۔ اگر خدانخواستہ دونوں میں جنگ چھڑ گئی تو خطرہ ہے کہ یہ تصادم تیسری عالمگیر جنگ کا پیش خیمہ نہ بن جائے۔ روس لازمی طور پہ چین کی حمایت کرے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ امریکہ اور برطانیہ ہندوستان کی مدد کے لئے میدان میں اتر آئیں گے۔ اس طرح تیسری عالمگیر جنگ چھڑ جائے گی۔

اگر تیسری عالمگیر جنگ چھڑ گئی تو دونوں طرف سے نہایت خوفناک ہتھیار استعمال کئے جائیں گے۔ ایٹم بم۔ ہائیڈروجن بم وغیرہ کے استعمال سے دنیا کی بیشتر آبادی صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جائے گی۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالٰے دنیا سے جنگ کا خطرہ ٹال دے۔ آمین یا الٰہ العٰلمین ٥

افغانستان اور ہم

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ تقسیم ہند کے فوراً بعد پختونستان اور پاکستان کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو گئی تھی اس وقت پاکستان نے اس کشیدگی کو دور کرنے کے لئے پیشقدمی کی۔ الحمدللہ اس کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ اور دونوں اسلامی ممالک کے درمیان جو غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی وہ دور ہو گئی۔ چند روز ہوئے وزیر اعظم افغانستان نے اس کشیدگی کا ذکر کرتے ہوئے پختونستان کا سوال دوبارہ چھیڑ دیا ہے۔ پاکستان کی طرف سے ابھی تک وزیر اعظم افغانستان کی تقریر کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ خدا کرے کہ ہماری اس خاموشی کا اچھا اثر ہو اور دو ہمسایہ اسلامی ممالک میں کشیدگی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔

خطبہ یوم الجمعہ ——— ۲۹ صفر ۱۳۷۹ھ مطابق ۴ ستمبر ۱۹۵۹ء

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب خطیب جامع مسجد شیرانوالہ دروازہ لاہور

عنوان کی آیت

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا

سورۃ الاحزاب رکوع ۹ پارہ ۲۲ ترجمہ: اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانا۔ سو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

فقط قرآن مجید پر عمل کرنے سے

بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کا تمغہ (یعنی فوز عظیم) مل سکتا ہے۔ کیونکہ یہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ سے اٹھا کر دنیا پر نازل فرمایا ہے۔ اور جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ سے فقط رسول اللہ ﷺ کو پہنچایا ہے۔ آپ کے سوا دوسرے انسانوں کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی مطلع فرمایا ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ مومنوں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر یقین کرتے ہوئے اس قرآن مجید کو اپنایا ہے۔ اور اس پر ایمان لائے ہیں۔ لہٰذا قرآن مجید کو کتاب الٰہی مان کر اپنا دستور العمل بنانے میں گویا کہ مومنوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کی اطاعت کی۔ اور مذکورۃ الصدر آیت کا مصداق بن کر اللہ تعالیٰ سے کامیابی کا تمغہ حاصل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ سب مومنوں کو استقامت عطا فرمائے کہ اس مجوزہ راستہ سے ہٹنے نہ پائیں آمین یا الٰہ العالمین۔

حدیث شریف کے اتباع کی اشد ضرورت

برادران اسلام۔ البتہ ایک ضروری بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بعض اوقات ہم اپنے فہم کے ناقص ہونے کے باعث اللہ تعالیٰ کی کلام سے اس کی مراد پورے طور پر سمجھ میں نہیں آتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مراد (اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی شرح صدر ہونے کے باعث) خوب سمجھ لی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ملاحظہ ہو اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ترجمہ: کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا)

لہٰذا

قرآن مجید کے کسی موضوع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات طیبہ کو پیش نظر رکھ کر اللہ تعالیٰ کی مراد معلوم کرنے کی ضرورت پیش آئی اسی کا نام اطاعت الرسول ہوگا۔

مثلاً

اللہ تعالیٰ نے یہ تو ارشاد فرما دیا .... اقیموا الصلوٰۃ۔ نماز قائم کرو۔ مگر نماز کی موجودہ صورت جو ہم اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اس کی ترتیب قرآن مجید میں کہیں بھی بیان نہیں ہوئی نماز کا موجودہ طریقہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھایا ہے۔ اور اس طریقہ پر پڑھ کر دکھلائی ہے۔ لہٰذا ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اقیموا الصلوٰۃ سے مراد اللہ تعالیٰ کی یہی نماز ہے۔

اور یہ ضرورت

بکثرت پیش آئے گی۔ لہٰذا جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ لیا جس کا اعلان قرآن مجید میں ہوا ہے۔ گویا کہ اس اعلان میں شرح قرآن مجید یعنی احادیث نبویہ کی حفاظت کا بھی اعلان ہو گیا کیونکہ اگر حدیث شریف محفوظ نہ رہے تو قرآن مجید کی وہ مراد جو اللہ تعالیٰ کے خیال مبارک میں ہے وہ محفوظ نہیں رہے گی۔ لہٰذا ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بھی قیامت تک انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہیں گے۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ایک مکمل دستور العمل

(پروگرام) متعدد دفعات کی صورت میں

اور یہ دستور العمل سورہ بنی اسرائیل پارہ ۱۵ رکوع ۳ و ۴ میں مذکور ہے۔

دفعہ اوّل

اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ کس قسم کا تعلق ہونا چاہیئے

۱

(وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ) الآیۃ۔ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۳ پارہ ۱۵ ترجمہ اور تیرا رب فیصلہ کر چکا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

۲

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ نہ کیا جائے

(لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ) سورہ حم السجدہ رکوع ۵ پارہ ۲۴ ترجمہ۔ سورج کو سجدہ نہ کرو۔ اور نہ چاند کو۔ اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

حاصل

یہ ہے کہ سجدہ فقط اللہ تعالیٰ ہی کو ہونا چاہیئے۔ مخلوقات میں سے کسی کو بھی سجدہ کرنا شرعاً ممنوع ہے۔

۳

اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی بھی اولاد نہیں دے سکتا

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ سورہ الشوریٰ رکوع ۵ پارہ ۲۵ ترجمہ۔ آسمانوں اور زمینوں میں اللہ ہی کی بادشاہی ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے بخشتا ہے یا لڑکے اور لڑکیاں ملا کر دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ بیشک وہ خبردار قدرت والا ہے۔

حاصل

یہ نکلا کہ اولاد کا دینا نہ دینا فقط اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ لہٰذا جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو بھی اولاد کے دینے کا اہل خیال کرے گا۔ وہ مشرک ہو جائے گا۔

۴

موت اور حیات فقط اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ سورہ الحجر رکوع ۲ پارہ ۱۴ ترجمہ اور ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور اخیر بھی ہم ہی رہیں۔

۵

رزق کی تنگی اور کشادگی بھی فقط اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ... پارہ ۱۵ ترجمہ بیشک تیرا رب جس کے لئے چاہے رزق کشادہ کرتا ہے

بھی کرتا ہے ۔ بیشک وہ اپنے بندوں کو جاننے والا دیکھنے والا ہے ۔

بادشاہی بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

سورہ آل عمران رکوع ۳ پارہ ۳ ترجمہ ۔ تو کہہ اے اللہ بادشاہی کے مالک جسے تو چاہتا ہے سلطنت دیتا ہے ۔ اور جس سے چاہتا ہے سلطنت چھین لیتا ہے ۔ جسے تو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے تو چاہے ذلیل کرتا ہے ۔ سب خوبی تیرے ہاتھ میں ہے ۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے ۔

دفعہ دوم

والدین کے حقوق کے متعلق ضابطہ الٰہی

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ○

سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ پارہ ۱۵ ترجمہ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو ۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف بھی نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو اور ان سے ادب سے بات کرو ۔ اور ان کے سامنے شفقت سے عاجزی کے ساتھ جھکے رہو ۔ اور کہو اے میرے رب جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے ۔ اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما ۔ جو تمہارے دلوں میں ہے ۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے اگر تم نیک ہوگے تو وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے ۔

والدین کے معاملہ میں نجات کا تمغہ

حاصل کرنے کا یہی دستور ہے ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں والدین کی خدمت کی اہمیت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ رواہ مسلم ۔ ترجمہ ۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے ۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غبار آلود ہو اس کی ناک ۔ غبار آلود ہو اس کی ناک ۔ غبار آلود ہو اس کی ناک (یعنی وہ ذلیل و خوار ہو) عرض کی گئی یا رسول اللہ کس کی ناک ۔ آپ نے فرمایا ۔ اس شخص کی جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بوڑھا پایا اور پھر جنت میں داخل نہیں ہوا (یعنی ان کی خدمت نہ کرنے کے باعث)

۲

ماں باپ کو گالیاں دینا گناہ کبیرہ ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ متفق علیہ

ترجمہ ۔ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے ۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ آدمی کا اپنے ماں باپ کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے ۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ اور کیا انسان اپنے ماں باپ کو گالیاں دے سکتا ہے ۔ آپ نے فرمایا ۔ ہاں (دے سکتا ہے) یہ کسی کے باپ کو گالی دے گا ۔ وہ پھر اس کے باپ کو گالی دے گا (تو گویا کہ اس نے اپنے باپ کو گالی دی) اور یہ اس کی ماں کو گالیاں دے گا وہ اس کی ماں کو گالیاں دے گا (تو گویا کہ اس نے اپنی ماں کو گالیاں دیں)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ رواہ الترمذی (ترجمہ) عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رب کی رضا والد کی رضا میں ہے (یعنی باپ راضی تو اللہ راضی) اور رب کا غصہ باپ کے غصہ کے باعث ہے (یعنی باپ ناراض تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا)

ماں کی خدمت کا حق باپ کی خدمت سے تین گنا زیادہ ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ فَاَدْنَاكَ متفق علیہ ۔ ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے ۔ کہا ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ میری صحبت کے لئے کون شخص زیادہ مناسب ہے (یعنی مجھ پر کس کی خدمت کا زیادہ حق ہے) آپ نے فرمایا تیری ماں ۔ پھر اس نے عرض کی پھر کون ۔ آپ نے فرمایا تیری ماں ۔ عرض کی پھر کون ۔ فرمایا تیری ماں ۔ عرض کی پھر کون فرمایا تیرا باپ ۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا ۔ تیری ماں ۔ پھر تیری ماں ۔ پھر تیری ماں ۔ پھر تیرا باپ ۔ پھر تیرا قریبی عزیز پھر تیرا قریبی عزیز ۔

دفعہ سوم

دوسرے رشتہ داروں کا حق

(وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ) سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۳ پارہ ۱۵ ترجمہ ۔ اور رشتہ دار کو اس کا حق دے دو ۔

ارشادات نبویہ میں مزید تفصیل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے رشتہ داروں کے حقوق اور ان کے ادا کرنے کے طریقہ میں مزید تفصیل ملاحظہ ہو ۔

پہلی حدیث

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ متفق علیہ

انسؓ سے روایت ہے ۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی روزی میں وسعت اور اس کی موت میں تاخیر کی جائے ۔ اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے سلوک کرے ۔

دوسری حدیث

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَّصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ رواہ البخاری ۔ ترجمہ ۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے ۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ رحم لفظ رحمٰن سے لیا گیا ہے ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے رحم سے فرمایا ہے کہ جو شخص تجھ کو ملائے گا ۔ میں اس کو ملاؤں گا ۔ اور جو تجھے کاٹے گا میں اس کو کاٹوں گا ۔

یعنی

جو اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے گا ۔ اور حسب ضرورت ان کی حاجتوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے امداد کرے گا ۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے سرافراز فرمائے گا ۔ اور جس شخص نے رشتہ داروں سے کوئی راہ و رسم نہ رکھی ۔ گویا کہ ان کے حق میں اس کا ہونا نہ ہونے کے برابر ہے ۔ اس

جرم کی سزا میں اللہ تعالیٰ بھی اپنی رحمت سے
اسے دور ہٹا دے گا۔ اللھم لا تجعلنا
منھم۔

تیسری حدیث

عن جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ
قاطع متفق علیہ۔ ترجمہ۔ جبیر بن مطعمؓ سے روایت
ہے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
ہے آپؐ نے فرمایا۔ رشتہ داروں سے قطع رحمی
کرنے والا بہشت میں نہیں داخل ہوگا۔
اس حدیث شریف کے مضمون کی شرح پہلے
لکھی جا چکی ہے وہ ملاحظہ فرمالیں۔

چوتھی حدیث

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لیس الواصل بالمکافی و
لکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلھا
رواہ البخاری۔ ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صلہ
رحم کرنے والا وہ نہیں ہے جو نیکی کا بدلہ نیکی
کرے (یعنی یہ تو بدلہ ہے۔ صلہ رحمی نہیں ہے)
بلکہ صلہ رحم کرنے والا وہ ہے۔ جبکہ اس کی
رشتہ داری کا سلسلہ منقطع کر دیا جائے۔ تو
وہ اس رشتہ داری کو قائم کرے۔

پانچویں حدیث

ایک شخص صلہ رحمی کرنے والا ہو اور
اس کے رشتہ دار اس سے بدسلوکی
کریں۔ ان دونوں کے متعلق حضور انورؐ کا فیصلہ
عن ابی ھریرۃؓ ان رجلا قال یا رسول
اللہ ان لی قرابۃ اصلھم ویقطعونی
واحسن الیھم ویسیئون الی واحلم عنھم
ویجھلون علی فقال لئن کنت کما قلت
فکانما تسفھم المل ولا یزال معک
من اللہ ظھیر علیھم مادمت علی ذالک
رواہ مسلم۔ ترجمہ۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے۔
ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ میرے
رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان کے ساتھ سلوک
کرتا ہوں۔ لیکن وہ میرے ساتھ سلوک نہیں کرتے
میں ان کے ساتھ احسان کرتا ہوں۔ اور وہ مجھ
سے برائی کرتے ہیں۔ میں حلم و بردباری سے
کام لیتا ہوں۔ اور ان سے درگذر کرتا ہوں
اور وہ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپؐ نے
فرمایا۔ اگر تو ایسا ہی کرتا ہے۔ جیسا کہ تو نے
بیان کیا ہے۔ تو گویا تو ان کو گرم راکھ پھنکاتا ہے
اور تیرے ساتھ ہمیشہ اللہ کی مدد ہے۔ وہ
ان کی اذیتوں اور شر کو تجھ سے دفع کرنے والا
ہے۔ جب تک کہ تو اسی صفت پر رہے۔

دفعہ چہارم و پنجم

مسکین اور مسافر کی خدمت

کرنے کے لئے بھی قرآن مجید پر ایمان لانے والے
مامور اور مجبور ہیں۔ چنانچہ جس آیت کی تفصیل و
تشریح بیان کی جا رہی ہے۔ اس میں ان حضرات
کا بھی ذکر خیر ہے۔ چنانچہ ان حضرات کی خدمت
بجالانا بھی اسلام میں ایمانداروں کے لئے لوازمات
اسلام میں سے ہے۔

قرآن مجید کے علاوہ

احادیث نبویہ اس مضمون سے متعلقہ ملاحظہ ہوں

پہلی حدیث

عن جریر بن عبداللہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرحم اللہ
من لا یرحم الناس متفق علیہ۔ ترجمہ۔ اللہ
اس پر رحم نہیں کرتا۔ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

حاصل

اس حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ جو مخلوق
خدا پر رحم نہیں کرتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ بھی رحم
نہیں کرتا۔ اللھم لا تجعلنا منھم
حاصل یہ نکلا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ
اللہ تعالیٰ میرے ہر معاملہ میں میری مدد فرمائے
تو اس کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
کی مخلوق پر رحم کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر
رحم فرمائے گا۔ اس کی ہر معاملہ میں مدد
کرے گا۔ ایک حدیث شریف میں بھی یہی
مضمون ارشاد ہوا ہے۔ واللہ فی عون العبد
ما کان العبد فی عون اخیہ ترجمہ۔ اللہ
اس بندے کی مدد کرتا ہے جب تک بندہ
اپنے بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے۔ گویا
کہ اللہ تعالیٰ سے اپنا کام کرانے کے لئے
یہ ایک عجیب نسخہ ہے۔ کہ تم اللہ تعالیٰ
کے بندوں کے کام سنوارتے رہو۔ اللہ تعالیٰ
تمہارے کام سنوارتا رہے گا۔

دوسری حدیث

عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما اکرم شاب شیخا من اجل
سنہ الا قیض اللہ لہ عند سنہ من
یکرمہ رواہ الترمذی۔ ترجمہ۔ انسؓ سے روایت
ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس جوان نے کسی بوڑھے شخص کی اس کے بڑھاپے
کے سبب تعظیم کی اللہ (تعالیٰ) اس کے بڑھاپے
کے لئے ایسے شخص کو مقرر کرے گا۔ جو اس
کی تعظیم کرے گا۔

دفعہ ششم

ولا تبذر تبذیرا

ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین
وکان الشیطان لربہ کفورا۔ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳
پارہ ۱۵۔ ترجمہ۔ اور مال کو بیجا خرچ نہ
کرو۔ بیشک بیجا خرچ کرنے والے شیطان
کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا
ناشکر گزار ہے۔

شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حاشیہ

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں
آیتوں پر تحریر فرماتے ہیں (ان کا پہلا حاشیہ)
یعنی بے جا خرچ کر کر خراب نہ کرو (دوسرا
حاشیہ) یعنی مال بڑی نعمت ہے اللہ کی۔
جس سے خاطر جمع ہو عبادت میں اور درجے
بڑھیں بہشت میں۔ اس کو بے جا اڑانا
ناشکری ہے۔

ہر دو آیات پر شیخ الاسلام کے دو حواشی

پہلا۔ یعنی قرابت والوں کی مالی و اخلاقی
ہر قسم کے حقوق ادا کرو۔ محتاج و مسافر کی
خبرگیری رکھو۔ اور خدا کا دیا ہوا مال فضول اور
بے موقعہ مت اڑاؤ۔ فضول خرچی یہ ہے۔ کہ
معاصی اور لغویات میں خرچ کیا جائے ۔۔ یا
مباحات میں بے سوچے سمجھے اتنا خرچ کر دے
جو آگے چل کر تفویت (ادا نہ کرنے) حقوق
اور ارتکاب حرام کا سبب ہے۔
دوسرا۔ یعنی مال خدا کی بڑی نعمت ہے
جس سے عبادت میں دلجمعی ہو۔ بہت سی اسلامی
خدمات اور نیکیاں کمانے کا موقع ہے اس کو
بے جا اڑانا ناشکری ہے۔ جو شیطان کی تحریک
و اغوا سے وقوع میں آتی ہے۔ اور آدمی ناشکری
کر کے شیطان کے مشابہ ہو جاتا ہے جس طرح
شیطان نے خدا کی بخشی ہوئی قوتوں کو عصیان
و اضلال میں خرچ کیا۔ اس نے بھی حق تعالیٰ کی
دی ہوئی قوتوں کو عصیان و اضلال (گمراہ کرنے)
میں خرچ کیا۔ اس نے بھی حق تعالیٰ کی دی ہوئی
نعمت کو نافرمانی میں اڑایا۔ (لہٰذا اے برادران
اسلام) تم بھی اس کے نقش قدم پر مت چلو
کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی اس کی روش اختیار
کر کے اسی کی طرح مردود بارگاہ نہ ہو جاؤ۔

مسلمانوں کی فضول خرچی کی اور مثالیں

ملاحظہ ہوں۔ مثلاً شادیوں میں عام بلیٹے یا ڈبی

بینڈ منگوا کر بجوانا یا مثلاً لڑکے والوں کا لڑکی والوں کو کہلا بھیجنا کہ ہم لڑکے کی برات میں تین سو یا چار سو یا پانچ سو آدمی لائیں گے۔ اتنی تعداد کے لئے کھانا پکوائیں۔ گویا کہ لڑکے والے لڑکی والے سے بادل نخواستہ یہ فضول خراچی کرواتے ہیں۔ اور اس میں اپنی شان خیال کرتے ہیں۔ کہ ہمارے تعلقات اتنے وسیع ہیں کہ اتنے آدمی اپنا کاروبار چھوڑ کر ہماری شادی کی تقریب میں شامل ہوتے ہیں۔ یا بعض اوقات لڑکی والے لڑکے والوں کو اپنی شان دکھانے کے لئے برات کے استقبال کے لئے بہت سے آدمی اکٹھے کر لیتے ہیں۔ تاکہ برات والوں پر یہ ثابت کر دیں کہ دیکھ لیجئے ہمارے تعلقات کس قدر وسیع ہیں کہ یہ سب کاروباری آدمی آج اپنا کاروبار چھوڑ کر ہماری لڑکی کی شادی میں شریک ہوئے ہیں۔ آخر جن کو جمع کیا ہے۔ ان کو وہی کھانا کھلائیں گے۔ جو برات کو کھلایا جائے گا۔ یہ لڑکی والوں کی فضول خرچی ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن۔

دفعہ ہفتم

اگر سائل کو دینے کیلئے کچھ نہ ہو تو نرمی سے اُسے ٹال دو!

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ٥ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ پارہ ۱۵ ترجمہ۔ اور اگر تجھے اپنے رب کے فضل کے انتظار میں کہ جس کی تجھے امید ہے۔ مونہہ پھیرنا پڑے۔ تو ان سے نرم بات کہہ دے۔

حاصل

یہ ہے کہ اگر کسی وقت سائل کو دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو۔ تو اسے نرمی سے ٹال دے کہ عنقریب اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہمیں دیگا تو آپ کی خدمت دل کھول کر کر دیں گے۔ اس وقت معاف کیجئے۔ پھر تشریف لے آیئے گا۔

دفعہ ہشتم

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ٥ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۳ پارہ ۱۵ ترجمہ۔ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن کے ساتھ بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے کھول دے بالکل کھول دینا۔ پھر تو پشیمان تہیدست ہو کر بیٹھ رہے گا۔

حاشیہ شیخ الاسلام

(یعنی دینے سے ہاتھ کو اتنا نہ روک) کہ سب الزام دیں کہ کنجوس مکھی چوس ہے۔ یا یہ کہ اتنا کھول دیا۔ کہ آپ محتاج رہ گیا۔ غرض ہر معاملہ میں توسط و اعتدال مرعی رکھنا چاہیئے۔ نہ ہاتھ اس قدر کھینچے کہ گردن سے لگ جائے۔ اور نہ طاقت سے بڑھ کر خرچ کرنے میں ایسی کشادہ دستی دکھلائے کہ پھر بھیک مانگنی پڑے۔ اور ہاتھ کھلے کا کھلا رہ جائے۔"

دفعہ نہم

وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ٥ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴ پارہ ۱۵ ترجمہ۔ اور اپنی اولاد کو تنگدستی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں۔ اور تمہیں بھی۔ بیشک ان کا قتل کرنا بڑا گناہ ہے۔

شیخ الاسلام کا حاشیہ

مذکورۃ الصدر آیت تو سورہ بنی اسرائیل کی ہے اور قتل اولاد کا ذکر سورۃ انعام کے رکوع ۱۹ میں بھی آیا ہے۔ شیخ الاسلام کا یہ حاشیہ سورۃ انعام میں اسی قسم کی آیت پر ہے جو ذکر کیا جاتا ہے "عرب مفلسی کی وجہ سے بعض اوقات اولاد کو قتل کر دیتے تھے کہ خود ہی کھانے کو نہیں۔ اولاد کو کہاں سے کھلائیں۔ اسی لئے فرمایا کہ رزق دینے والا تو خدا ہے۔ تم کو بھی اور تمہاری اولاد کو بھی۔"

دفعہ دہم

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلًا ٥ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴ پارہ ۱۵ ترجمہ۔ اور زنا کے قریب نہ جاؤ۔ بیشک وہ بے حیائی ہے۔ اور بری راہ ہے۔

شیخ الاسلام کا حاشیہ

کیونکہ زنا سے انساب میں گڑبڑ ہوتی ہے اور بہت طرح کی لڑائیاں اور جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور سب کے لئے بری راہ نکلتی ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "یعنی اگر یہ راہ نکلی۔ تو ایک شخص دوسرے کی عورت پر نظر کرے۔ کوئی دوسرا اس کی عورت پر کریگا" مسند امام احمد میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے زنا کی اجازت دے دیجئے۔ حاضرین نے اسے ڈانٹ بتلائی۔ کہ "پیغمبر خداؐ کے سامنے ایسی گستاخی خبردار چپ رہو۔ حضورؐ نے اس کو فرمایا کہ میرے قریب آؤ۔ وہ قریب آ کر بیٹھا تو آپؐ نے فرمایا کیا تو یہ حرکت اپنی ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ میں سے کسی کی نسبت پسند کرتا ہے۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ خدا مجھ کو آپ پر قربان کرے۔ ہرگز نہیں۔ فرمایا۔ دوسرے لوگ بھی اپنی ماؤں، بیٹیوں، بہنوں، پھوپھیوں اور خالاؤں کے لئے۔ یہ فعل گوارا نہیں کرتے۔ پھر آپؐ نے دعا فرمائی۔ کہ الٰہی اس کے گناہ کو معاف فرما۔ اور اس کے دل کو پاک اور شرمگاہ کو محفوظ کر دے۔ ابو امامہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے بعد اس شخص کی یہ حالت ہو گئی کہ عورت وغیرہ کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھتا تھا اللھم صل علی سیدنا نبینا وبارک وسلم۔

دفعہ یازدہم

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ الآیۃ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۴ پارہ ۱۵۔ ترجمہ۔ اور جس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے۔ اسے ناحق قتل نہ کرنا۔

ناحق قتل کرنے والے کی سزاء

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ٥ سورہ النساء رکوع ۱۳ پارہ ۵ ترجمہ۔ اور جو کوئی کسی مسلمان کو جان کر قتل کرے اس کی سزا دوزخ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کیا ہے۔

اس سے زیادہ وضاحت نہیں ہوسکتی

اللہ تعالےٰ نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر ناحق قتل کرنے والے کی جو سزا تجویز فرمائی ہے اور جس وضاحت سے عام فہم طریقہ پہ اسے بیان فرمایا ہے۔ اس سے زیادہ وضاحت ہو ہی نہیں سکتی۔ اور قتل کی سب صورتیں اس اعلان میں آ جائیں گی۔ جن میں کہ انسان کی جان نکل جائے۔ مثلاً کلہاڑی سے قتل کرے۔ یا تلوار سے۔ یا گلا گھونٹ کر۔ یا زہر دے کر وغیرہ وغیرہ۔

قتل کی ایک دوسری قسم

قتل روحانی بھی ہے

قرآن مجید میں اس کا ذکر ملاحظہ ہو۔

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ٥ وَمَا اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ٥ سورۃ النمل رکوع ۶ پارہ ۲۰ ترجمہ۔ البتہ تو مردوں کو نہیں سنا سکتا اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتا ہے۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر لوٹیں۔ اور نہ تو اندھوں کو ان کی گمراہی دور کر کے ہدایت کر سکتا ہے۔ تو ان ہی کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں پر ایمان لائیں۔ سو وہی مان بھی لیتے ہیں۔

مزید اطمینان کے لئے شیخ الاسلام کا حاشیہ

ملاحظہ ہو۔
"یعنی ایک مردہ کو خطاب کرنا یا کسی بہرے کو پکارنا خصوصاً جبکہ وہ پیٹھ پھیرے چلا جا رہا ہو۔ اور پکارنے والے کی طرف قطعاً ملتفت نہ ہو۔ ان کے حق میں سودمند نہیں۔ یہ ہی حال ان مکذبین کا ہے۔ جن کے قلوب مرچکے ہیں اور دل کے کان بہرے ہو گئے ہیں اور سننے کا ارادہ بھی نہیں رکھتے۔ کہ ان کے حق میں کوئی نصیحت نافع اور کارگر نہیں۔ ایک نپٹ اندھے کو جب تک آنکھ نہ بنواؤ تم کس طرح راستہ یا کوئی چیز دکھا سکتے ہو۔ یہ لوگ بھی دل کے اندھے ہیں۔ اور چاہتے بھی نہیں کہ اندھے پن سے نکلیں۔ پھر تمہارے دکھلانے سے وہ دیکھیں تو کیسے دیکھیں" اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔

حاصل

یہ نکلا۔ کہ اگر خدانخواستہ نور فطرت جو ماں کے پیٹ سے لے کر اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر وہ گناہوں کی شامت کے باعث بجھ جائے۔ تو پھر ایک ایسے گمراہ اور باطن کے اندھے انسان کے راہ راست پر آنے کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔

وضاحت کیلئے ایک مثال

مذکور الصدر مضمون کے ذہن نشین کرانے کے لئے ایک مثال عرض کرتا ہوں۔ ایک بچہ ماں کے پیٹ سے بینا پیدا ہوتا ہے۔ اور اس جہان میں آکر اس کی آنکھوں میں چیچک کے دانے نکل آتے ہیں۔ اور بینائی بالکل سلب ہو جاتی ہے۔ کیا اس نپٹ اندھا ہو جانے کے بعد طبیبوں کے پاس کوئی علاج ہے کہ نپٹ اندھا بینا ہو جائے۔

بعینہٖ

یہی حالت روحانیت کے سلسلہ میں بھی ہے کہ اگر انسان گناہ کرے۔ کہ اس کا نور فطرۃ بجھ جائے تو پھر اس کی فطرۃ کا نور بجھ جاتا ہے۔ اس کے اندر یہ صلاحیت ہی نہیں رہتی کہ ہادی کی آواز کو گوش ہوش سے سن سکے۔ پھر وہ شخص اسی حالت میں دنیا سے بدنصیب ہو کر رخصت ہوتا ہے۔ اس کی واضح مثال عبداللہ بن اُبَیّ رئیس المنافقین (مدینہ منورہ میں رہنے والے) کی ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

اگرچہ

قانون الٰہی کی جن دفعات کا ذکر کیا جا

مجلس ذکر

منعقدہ جمعرات مورخہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۷۹ھ مطابق ۲۷ اگست ۱۹۵۹ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

اصلاح باطن کے فوائد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

اس مجلس میں حاضر ہونے کی غرض کیا ہے وہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جو احباب ہمیشہ تشریف لاتے ہیں ان کو تو اس کا علم ہے۔ کیونکہ یہ مجلس سالہا سال سے منعقد ہو رہی ہے۔ ہر مجلس میں بعض احباب نئے ہوتے ہیں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ اصل میں یہ مجلس ان لوگوں کی تربیت کے لئے منعقد ہوتی ہے۔ جن کو مجھ سے بیعت ہے۔ دوسرے احباب بھی اس میں شامل ہونے کے لئے آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ ہم اللہ تعالےٰ کا نام لیتے ہیں۔ اس لئے اس میں جس کا جی چاہے شریک ہو سکتا ہے ؎ چشم ما روشن دل ما شاد

ہر کام میں

استاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً جوتا گانٹھنا موچی سے۔ چونکہ یہ کام استاد سے سیکھا ہے اس لئے وہ کر سکتا ہے۔ بی۔ اے اور مجھ جیسے مولوی نہیں کر سکتے۔ انسان میں استعداد خداداد ہوتی ہے۔ اس کو بروئے کار لانے کے لئے استاد کی ضرورت ہے۔ عالمانہ رنگ میں اسکولوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ ہر قوت کو فعل میں لانے کے لئے استاد کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ساری صفات حمیدہ بیان فرمائی ہیں۔ میں ان میں سے دو کا ذکر کرتا ہوں وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ الآیہ (سورۃ الجمعہ رکوع ۱ پ ۲۸)۔ ترجمہ۔ وہ (پیغمبر) ان کو پاک کرتا ہے اور کتاب کی تعلیم دیتا ہے۔ جس طرح طالب علم استاد سے سوال کرتے ہیں اسی طرح صحابہ کرامؓ رسول اللہؐ سے سوال کرتے تھے۔ آپ اللہ تعالےٰ سے لے کر ان سوالات کا جواب دیتے تھے۔ ان سوالات اور جوابات کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے۔ یہ معلم کی حیثیت ہے۔

تزکیۂ نفس

آپ تعلیم کتاب کے علاوہ صحابہ کرامؓ کا تزکیہ نفس بھی فرماتے تھے۔ اس کی برکت سے ان کا اندر امراض روحانی سے پاک ہو جاتا تھا اور خوف خدا غالب ہو جاتا تھا۔ آپ کے حضور میں تزکیہ نفس وہبی ہوتا تھا۔ اب کسبی حاصل کرنا پڑتا ہے۔ جب سورج نکلا ہوا ہو تو ہر ایک کو روشنی مفت ملتی ہے۔ غروب ہونے کے بعد ہر ایک کو روشنی کا اپنا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح جب آفتاب نبوت دنیا میں جلوہ گر تھا۔ اس وقت جس نے صدق دل سے کلمہ پڑھا۔ اس کا سینہ امراض روحانی سے پاک ہو گیا۔ آپ کے دنیا سے روپوش ہو جانے کے بعد اولیائے کرام نے امراض روحانی سے شفایاب ہونے کے طریقے کتاب و سنت کی روشنی میں ایجاد کئے۔ اب تزکیہ نفس کسبی حاصل کرنا پڑتا ہے۔

بدعت کی تعریف

بعض بے سمجھ ہر بات کو جو رسول اللہؐ سے ثابت نہ ہو بدعت کہہ دیتے ہیں۔ بدعت کی یہ تعریف غلط ہے۔ بدعت کی صحیح تعریف

رہا تھا۔ وہ سورۃ بنی اسرائیل پارہ ۱۵ کے رکوع ۳ و ۴ میں موجود ہیں۔ اور ان گیارہ دفعات کے علاوہ کچھ اور بھی ابھی باقی ہیں مگر چونکہ ہر خطبہ گویا کہ ایک سبق ہوتا ہے۔ میں انہیں گیارہ دفعات کا ذکر خیر کرکے اس سبق کو ختم کرتا ہوں تاکہ سبق زیادہ لمبا نہ ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں انہیں دفعات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ عمل کرنے کی برکت سے اللہ تعالےٰ راضی ہو جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان دفعات پر عمل کرنے والے میرے بھائی اور بہنیں عذاب آخرت سے نجات پا جائیں گے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

یہ ہے کہ دین کے رنگ میں کوئی نئی بات ایجاد کی جائے اور اس کو ساری امت کے لئے لازمی قرار دیا جائے ۔ لازمی بنانے کا ثبوت یہ ہے کہ نہ کرنے والوں پر طعن کیا جائے گذشتہ سال جب میں عمرہ کے لئے گیا ۔ تو ہمارا ہوائی جہاز کراچی سے چند گھنٹوں میں الخبر پہنچ گیا ۔ وہاں جس مسجد میں میں نماز ادا کیا کرتا تھا ۔ اس کا امام حنبلی مذہب کا ہے میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک بدعت کے کیا معنی ہیں ۔ اس نے جواب دیا کہ جو دین کا مسئلہ رسول اللہ ؐ سے منقول نہ ہو ۔ میں نے کہا کہ اگر ایک شخص روزانہ کلمہ طیبہ ایک لاکھ یا درود شریف ایک لاکھ پڑھتا ہے تو کیا یہ بدعت ہے ۔ حالانکہ یہ رسول اللہؐ سے ثابت نہیں ہے ۔ کہنے لگا کہ یہ تو بدعت نہیں ۔ میں نے کہا کہ آپ کی بدعت کی تعریف میں یہ چیزیں داخل ہیں کیونکہ رسول اللہ ؐ سے یہ چیزیں منقول نہیں ہیں ۔ اس کے بعد میں نے جب اس کو بدعت کے معنی سمجھائے تو کہنے لگا کہ آپ ٹھیک کہتے ہیں ۔ میرا علم ناقص ہے ، سمجھ بھی اللہ تعالےٰ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے ۔

خوفِ خدا

غرضیکہ رسولؐ اللہ کے حضور میں خوف خدا وہبًا حاصل ہوتا تھا ۔ اب اللہ والے اللہ ہو سکھاتے ہیں ۔ گھر کے اندر اور باہر ۔ اٹھتے بیٹھتے ۔ اللہ ہو کا ذکر کراتے ہیں ۔ پھر بھی اللہ تعالےٰ بھول جاتا ہے ۔ اور گناہ ہو جاتا ہے رسولؐ اللہ کے زمانہ میں ایک ہی زنا کا واقعہ ہوا ہے ۔ ان پر چونکہ خوف خدا غالب تھا ۔ اس لئے وہ خود رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے کہ یا رسولؐ اللہ ! مجھے پاک کیجئے ۔ آپؐ منہ پھیر لیتے ہیں ۔ وہ دوسری طرف سے آکر عرض کرتا ہے کہ مجھے پاک کیجئے ۔ آپؐ پھر منہ پھیر لیتے ہیں ۔ آپؐ رحمۃ للعٰلمین ہیں اس لئے چاہتے ہیں کہ وہ اقبال جرم سے باز آجائے ۔ لیکن وہ اصرار کر رہا ہے ۔ بالآخر اسے رجم کیا گیا ۔ یہ ہے خوف خدا ۔ پتہ ہے کہ زنا کی سزا رجم ہے ۔ لیکن ملزم بار بار اس کے لئے اپنے آپ کو پیش کر رہا ہے ۔ ہمارے دلوں میں چونکہ خوف خدا نہیں ہے ۔ اس لئے سزا سے بچنے کے لئے سب پاپڑ بیلتے ہیں ۔

اس کا سبب

یہ ہے کہ ہمارے ہاں کھانے پینے کی اکثر چیزیں حرام ہوتی ہیں ۔ کھانڈ حرام کی ، دودھ حرام کا ۔ گوشت حرام کا اور گھی حرام کا ۔ حرام کھانے سے اول تو عبادت کی توفیق ہی سلب ہو جاتی ہے اگر عبادت کی جائے تو قبول نہیں ہوتی ۔ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا (الحدیث، رواہ مسلم ، باب الکسب وطلب الحلال ، ترجمہ ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے ۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ پاک ہے ۔ پاک کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا ، اگر کسی شخص کے سامنے کتا پیالہ میں سے کچھ کھا یا پی جائے ۔ اور آپ اسی پیالہ میں کڑھا ہوا دودھ جس میں بالائی پڑی ہوئی ہو اس کو پیش کریں تو وہ ہرگز نہیں پیئے گا ۔ اے انسان ! جب ناپاک ظرف میں پاک مظروف کو تیری غیرت قبول نہیں کرتی تو اللہ تعالےٰ ناپاک چیز کو کس طرح قبول کر سکتا ہے ۔ دعا کے الفاظ اگرچہ پاک ہوتے ہیں ۔ لیکن انسان کی ناپاک زبان سے نکلنے کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی

ایک واقعہ

ایک نیک عورت کے ہمسائے جیب کترے ہیں ۔ جس دن چوری یا جیب کترنے سے ان کو آمدنی زیادہ ہو جاتی ہے ۔ اس دن وہ دیگ پکا کر تقسیم کرتے ہیں ۔ یہ جب کھانے سے انکار کرتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ وہابن ہے اللہ تعالےٰ کے نام کی خیرات بھی نہیں کھاتی یاد رکھو حرام مال سے دی ہوئی خیرات قبول نہیں ہوتی ۔

اللہ ہو

کے پاک نام کی برکت سے اندر پاک ہو جاتا ہے اندر پاک ہو جائے تو ذرا سی غلطی کا بھی پتہ لگتا ہے ۔ جس طرح سورج کے سامنے ابر آجائے تو اس کی روشنی مدھم پڑ جاتی ہے اسی طرح گناہوں سے اللہ تعالےٰ کے تعلق میں خلل پڑ جاتا ہے ۔ توبہ کی ۔ کنکشن ٹھیک ہو گیا اس کے متعلق رسولؐ اللہ کا ارشاد ہے :۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ (رواہ ابن ماجہ ، باب الاستغفار والتوبہ ۔ الفصل الثالث ، ترجمہ ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ۔ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ۔ پھر گناہ کیا ۔ پھر تعلق باللہ میں خلل پڑ گیا ۔ توبہ کی ۔ تعلق درست ہو گیا باہر سے کسی مبلغ کی ضرورت نہیں ہوتی اللہ ہو کے پاک نام کی برکت سے خود بخود پتہ لگتا رہتا ہے ۔

حلال حرام کی تمیز

میں ہمیشہ عرض کیا کرتا ہوں کہ اللہ والوں کے جوتوں کی خاک سے جو موتی ملتے ہیں وہ بادشاہوں کے تاجوں میں نہیں ہوتے نہیں ہوتے نہیں ہوتے ان میں سے ایک موتی حلال وحرام کی تمیز ہے ۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ خدا نخواستہ میں اولیاء کرام کا درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام رضٰ سے بڑھا رہا ہوں ۔ رسول اللہؐ کا درجہ سب انبیاء سے بڑا ہے ۔ قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کے تین واقعات بیان کئے گئے ہیں ۔ ان واقعات سے یہ نتیجہ نکالنا کہ خضرؑ کا درجہ موسیٰؑ سے بڑا ہے درست نہیں ۔ موسیٰ علیہ السلام اولوالعزم نبی ہیں اور خضر علیہ السلام ولی اللہ ہیں نبی نہیں ہیں ۔

خضر علیہ السلام ایک معصوم بچے کو قتل کر دیتے ہیں تو موسیٰؑ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ نے ایک بے گناہ کو بلا قصاص قتل کر دیا اسی طرح کشتی میں سوراخ کرنے اور دیوار کو سیدھا کر دینے پر اعتراض کرتے ہیں ۔

باطن کا تزکیہ جو اولیاء کرام کی صحبت میں حاصل ہوتا ہے ۔ اس کے فوائد سے انکار نہیں ہو سکتا ۔ میں نے صرف ایک فائدہ عرض کیا ہے اور وہ ہے حلال اور حرام کی تمیز ۔ جو ان فوائد کو نہیں مانتے نہ مانیں ۔ ہم اس کو ان کے لئے ضروری قرار نہیں دیتے ۔ ہم خود کرتے ہیں ۔ دوسروں پر جرح نہیں کرتے ۔ اگر دوسرے اعتراض کریں تو جواب دینا پڑتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو شیطان اور نفس کے شر سے محفوظ رکھے ۔ آمین یا الٰہ العالمین

میرا سینہ وسیع ہے ۔ جو لوگ مجھے اور میرے بزرگوں کو گالیاں دیتے ہیں ۔ میں تو ان کے لئے بھی دعا کرتا ہوں ۔ اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو استقامت عطا فرمائے ۔
اٰمِیْنَ یَا اِلٰہَ الْعٰلَمِیْنَ

حدیث ۵۹ اس حدیث شریف کا ترجمہ اور مطلب تحریر کرو۔

(ب) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ إِنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ إِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ (رواہ مسلم) حدیث ۔

خط کشیدہ حصہ کی تفصیل بیان کرو۔
لا یذهب اللیل والنهار کا کیا مطلب ہے
فیبقی من لا خیر فیہ۔ اس کے متعلق جو دوسری جگہ گذر چکا ہے اس کی تشریح کرو کہ یہ لوگ دنیا میں کس طرح زندگی بسر کریں گے۔

۴۔ اسلام کی صداقت پر ایک مضمون لکھو اور روزمرہ کی زندگی سے مثالیں دے کر اسے واضح کرو۔

۵۔ اس درس میں تعلیم پانے سے تم میں جو نمایاں فرق واقع ہوا ہے قلمبند کرو۔

فرخ عبید ملک

سوال ۱ (ب)

ترجمہ آیت :۔ بے شک وہ لوگ جنہوں نے راہیں نکالیں اپنے دین میں اور وہ ہو گئے فرقے۔ آپ کو کچھ تعلق نہیں اُن سے سوائے اس کے کہ ان کے کام اللہ ہی کے حوالے ہیں۔ پھر وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو جتلائے گا جو کچھ کہ وہ کرتے تھے۔

فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ سے مُراد وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے دین میں نئی نئی جدتیں پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً حال ہی میں شاہی مسجد میں عید قرباں کے مبارک موقعہ پر خطبہ کے دوران ایک ایسا شوشہ چھوڑا گیا۔ جسے سوائے دین کا مذاق اُڑانے کے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اور یہ شوشہ چھوڑنے والے تھے کون۔ آپ کے شہر کی سب سے عظیم مسجد کے امام اور خطیب۔ آپ قربانی کرنے کی بجائے اس کی قیمت حکومت کے حوالے کر دینے کو دین اسلام اور مسلمانوں کے حق میں بہتر خیال کرتے ہیں۔ یہ ہے دین میں جدت پیدا کرنا اور نئی نئی راہیں نکالنا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں منافق تھے جو کہ دین میں کچھ نہ کچھ داؤ پیچ لڑانے کی سوچا کرتے تھے تاکہ کسی نہ کسی طرح اس میں کچھ اختلاف بڑھے۔

لَسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ایسا گروہ جو راہیں نکالے دین میں اُس سے آپ کچھ بھی تعلق نہ رکھیں۔ یا اس سے مطلب یہ بھی لیا جا سکتا ہے کہ آپ کے ذمے انہیں زبردستی ٹھیک کرنا نہیں ہے۔ اگر آپ کے صحیح پیغام پہنچانے کے بعد بھی وہ دین میں روڑے اٹکاتے ہیں تو ان کا یہ کام اللہ کے حوالے ہے۔

سوال ۳ :۔

(ب) اس حدیث شریف میں حصہ خط کشیدہ کا مطلب یہ ہے کہ پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ پاک ہوا کہ ختم کر دے گی ان سب کو کہ جن کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہوگا۔ پھر جو باقی ہونگے کوئی نہ ہوگا ان میں سے اچھا۔ پھر وہ واپس ہو جائیں گے اپنے باپ دادا کے دین کی طرف۔ یہ حدیث شریف قیامت کے قرب کی نشانیوں میں سے ایک کے متعلق ہے۔ ایک وقت ایسا آئے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ تمام ایسے لوگوں کو جو کچھ بھی ایمان رکھتے ہیں ان کو مار دے گا۔ ایک حدیث میں گذر چکا ہے کہ ایک خوشبودار ہوا آئے گی اور نیک لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گذر جائے گی پھر وہ درد محسوس کریں گے بغلوں میں اسی درد سے وہ مر جائیں گے۔ باقی جو لوگ رہ جائیں گے۔ وہ تمام کے تمام کافر ہونگے اور ان میں ایک بھی نیک آدمی نہ ہوگا۔ وہ پھر سے عبادت کرنے لگیں گے۔ اپنے باپ دادا کے زمانے والے معبودوں کی۔

فیبقی من لا خیر فیہ پھر جو باقی رہ جائیں گے۔ ان میں سے کوئی بھی نہ ہوگا نیک۔ جب یہ سب بد ہوں گے تو ظاہر ہے کہ ان سے نیک کاموں کی امید نہیں کی جا سکتی۔ وہ ہر کام بد کریں گے۔ یعنی بتوں کی پوجا شروع کر دیں گے۔ انکی عورتیں پرانے رواج کے مطابق بتوں کے گرد ناچ ناچ کر طواف کرینگی اور لوگ سرِعام گدھوں کی طرح اختلاط کریں گے نہ تو کسی کو شرم ہوگی نہ حیا۔

سوال ۴ اسلام ایک سچا دین ہے

اسلام ایک سچا دین کیوں نہ ہو؟ یہ دین تو دنیا میں آیا ہی اندھیرے کو مٹانے کے لئے اور روشنی کو بڑھانے کیلئے۔ جب دنیا میں ہر طرف ظلمت، کفر اور بے دینی کی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔ اسلام کو اللہ تعالیٰ نازل فرما کر دنیا کے لوگوں پر جو احسان عظیم کیا اُسے کوئی بھی نظر انداز نہیں کر سکتا۔ مگر ان کا کیا کیا جا سکتا ہے جو دن کو دیکھ کر بھی اُسے رات کہیں جو برائیوں کو سچائیوں پر ترجیح دیں اور سب سے بڑی بات جو اسلام سے نظریں ہٹا کر کفر کی طرف متوجہ ہوں ان کیلئے کہنا ہی پڑے گا۔ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللّٰهِ یعنی بیشک ان کا کام تو اللہ ہی کے حوالے ہے۔

وہ واقعہ ہم کب بھول سکتے ہیں۔ جب روم کے خلاف جہاد میں ایک طرف تین ہزار کی قلیل تعداد مجاہدوں کی اور کافروں کا ڈیڑھ لاکھ کا ٹڈی دل اس وقت اسلام کی صداقت تھی۔ جس نے اتنے زبردست دشمن پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے غلبہ پا لیا۔ وہ اسلام کی صداقت ہی تھی۔ جس نے عرب کے ان بدوؤں کو جو بات بات پر خون کرنے پر اتر آتے۔ جنکی دشمنیاں کئی کئی صدیوں تک چلیں جو خانہ کعبہ میں بتوں کی پوجا کرتے جو لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے اور پھر خانہ کعبہ میں بیٹھ کر اپنی شاعری کا موضوع اپنی محبوباؤں کو بناتے کھلم کھلا ڈاکے ڈالتے ان کو ایک ایسی راہ پر چلا دیا کہ آگے چل کر ساری دنیا کو انکی پیروی کرنی پڑی۔ کیا یہ اسلام کی صداقت کا صریح ثبوت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قرآن کریم میں مکمل کر دیا۔ اب اگر کوئی صاحب علم و عقل اسکی صحیح طریقے سے وضاحت کرے تو آپ کو اسکے ایک ایک لفظ میں حکمت نظر آئیگی۔ دنیا کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں ذکر نہ کیا ہو اور لوگوں کی مشکلات کو حل نہ کیا ہو۔ ہمیں کسی بھی موضوع پر کچھ معلوم کرنے کی ضرورت ہو تو قرآن کریم کی طرف رجوع کریں تو ہم اپنی مشکلات کو بہت جلد حل کر لینگے۔

اس کتاب کا مسلمانوں پر نازل ہونا ہی اسلام کی صداقت کا ثبوت مہیا کرتا ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جس کتاب کو میں نے نبیر نازل کیا۔ میں خود ہی اسکی حفاظت کروں گا۔ اب دیکھئے قرآن مجید کو نازل ہوئے بودہ سو سال ہو گئے۔ لیکن ابھی تک ماشاء اللہ کسی لفظ کی زیر و زبر بھی ادھر سے ادھر نہیں ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے دلوں میں قرآن حکیم کو محفوظ کر دیا۔ یہ بھی اسلام کی صداقت کا ایک ثبوت ہے۔ یہ دین خدا نخواستہ سچا نہ ہوتا تو ابتک یہ کچھ سے کچھ ہو چکا ہوتا جیسے کہ پہلے دینوں کی کتابوں کے ساتھ ہوا۔ لوگوں نے اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلق چھوڑ دیا۔ اور پھر اس کے عوض اُنکے دین میں گڑبڑ مچ گئی۔

غرض اسلام میں ہر ایک چیز اس بات کی گواہ ہے کہ اسلام صداقت پر ہے۔

سوال ۵ - کہتے ہیں کہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جب صحبت نیکی کی ہوگی تو ہم بھی نیکی ہی کی طرف بڑھینگے اور اگر صحبت بری ہوگی تو برائی کی طرف بڑھیں گے۔ اب جبکہ ہمیں نیکی کی صحبت میسر ہوگئی تو ماشاء اللہ ہم نیکی ہی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ یہ نیکی کی صحبت کونسی ہے یہ ہے مدرسہ قاسم العلوم۔ جہاں قرآن اور حدیث کا درس دے کر ایک عظیم خدمت سرانجام دی جاتی ہے۔

یہاں داخل ہونے والے کون ہیں۔ عموماً سکولوں اور کالجوں کے طلباء جو کہ دینی تعلیم حاصل نہ کر سکے اور اب بفضل خدا یہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور قرآن کریم کی تعلیم کا اثر اپنا رنگ جما رہا ہے۔ ہم سب ماشاء اللہ برائیوں کو چھوڑنے کی کوشش کر رہے ہیں اور نیکیوں کو قائم کرنے میں جو کچھ ہم سے ہوتا ہے کرتے ہیں۔

اسلام کے پانچ رکنوں میں سے جتنے کہ ہم قابل ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے پورے کر رہے ہیں۔

یہاں پر علاوہ دینی تعلیم کے دنیوی تہذیب کے متعلق بھی بتایا جاتا ہے۔ اس کام میں جو کہ ہم کرتے ہیں ہماری اپنی تو کوئی خوبی نہیں ہے یہ سب دینی تعلیم اور اللہ تعالےٰ کے رحم و کرم کی وجہ سے ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں بدیوں سے بچنے اور نیک کام کرنے کی اور زیادہ توفیق عطا فرمائے اور اس کے ساتھ ساتھ مدرسہ میں بھی اتنی وسعت بخشے کہ زیادہ سے زیادہ مسلمان اس سے مستفید ہو سکیں۔ آمین ثم آمین۔

محمد شریف کھوکھر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ۔ لاہور

سوال ۳ - (ا) مطلب

مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا۔ جب بھی اندر داخل ہونیکی کوشش کرے گا۔ تو اس کو دروازوں پر مسلح فرشتے نظر آئیں گے جو اسے ہرگز نہیں داخل ہونے دینگے۔ تلواریں سونتی ہونگی۔ مگر بیدین لوگ حد حرم سے نکل کر اس کے پاس چلے جائیں گے۔

سوال ۳ - (ب)

اللہ تبارک و تعالیٰ خوشبودار ہوا چھوڑ دینگے اور جس مسلمان کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہوگا اُسے موت آ جائیگی۔ اور ایماندار دنیا سے اُٹھائے جائیں گے۔ فقط شریر لوگ ہی رہ جائیں گے۔

یعنی قیامت کے آنے سے پیشتر

لا یذھب اللیل والنھار فیبقیٰ من لا خیر فیہ

سے مراد وہ لوگ ہیں جو دین اسلام سے بالکل ہٹ چکے ہونگے۔ بیحیائی عام ہوگی۔ زنا برسر عام ہوگا۔ جوا۔ شراب اور ہر قسم کی برائی بکثرت ہوگی۔ شرافت نام تک کو بھی نہ ہوگی۔ ظلم بیشمار۔ قتل و غارتگری کا بازار گرم ہوگا۔ نفسی نفسی ہوگی۔ کسی کو کسی سے انس و محبت نہ ہوگی۔ سوائے اس کے کہ اپنا ہی طمع اور لالچ ہو۔ عورتیں بے پردہ پھریں گی۔ گانا عام ہوگا۔ غرضیکہ وہ بدترین لوگ ہونگے ان کی زندگی گدھوں جیسی ہوگی۔

سوال ۵ مدرسہ قاسم العلوم

اس درسگاہ میں حاضر ہونے سے اس گنہگار کو دین حق کی پرکھ سمجھ میں آ گئی ہے۔ خدا اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا بہت سا علم ہو گیا ہے اس پاکیزہ مجلس میں حاضر ہونے سے دل کو سرور حاصل ہوتا ہے اور اگر کسی دن بامر مجبوری ناغہ ہو جائے تو طبیعت پر بوجھ ہوتا ہے۔ جس کا اثر کافی دیر رہتا ہے۔ اس طرح محسوس ہوتا ہے گویا کہ میں نے کوئی بہت بیش قیمت چیز گم کر دی۔ حالانکہ دانستہ ناغہ کرنیکی عادت نہیں۔ مگر اجازت حاصل کرنیکے باوجود بھی یہ کیفیت رہتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ مجھے اپنے فضل و کرم سے استقامت عطا فرمائے اور ایمان کی دولت سے مالا مال فرمائے اور سب مسلمان مردوں اور عورتوں کو قرآن پاک اور حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غور اور تدبر سے پڑھنے اور دل سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ آخرت میں نتیجہ انکے حق میں بہتر ہو۔ حقیقتاً یہ درسگاہ بہت ہی اصلاح کُن ہے۔

سوال ۴ اسلام

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اسکی اشاعت اور سربلندی کے لئے اللہ تبارک و تعالےٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر پیدا فرمائے جو وقتاً فوقتاً اس کی صداقت کے متعلق اعلان فرماتے رہے اور ہر دور میں مختلف کتابوں کی صورت میں ضوابط اور قانون عطا فرمائے۔ جس پر لوگ گامزن ہو کر فلاح و بہبودی حاصل کرکے دنیا سے جائیں اور آخرت میں کامیاب و شادکام رہ کر ابدی زندگی کا لطف اُٹھائیں۔ مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب بھی کوئی دین حق کی حمایت کرتا ہے۔ تو عام لوگ اُسکے مخالف ہو جاتے ہیں اور حق بات کو سننا گوارا نہیں کرتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا کروڑوں بار شکر ہے کہ اس نے ہمیں مسلمان بنایا اور حضرت محمد الرسول اللہ ؐ کی امت میں پیدا فرمایا۔ آپؐ سید الانبیاء ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تبارک و تعالےٰ کی حمد و ثنا کا جھنڈا آپ کے دست مبارک میں ہوگا۔ آپؐ نبی برحق اور آخر الزمان پیغمبر ہیں۔ آپ کے بعد اب کوئی نبی نہ اصلی اور نہ نقلی پیدا ہوگا۔ کیونکہ آپؐ کا ارشاد گرامی یہ ہے کہ **لا نبی بعدی** میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ آپ پر قرآن مجید نازل ہوا۔ یہ سب سے آخری اور مکمل آسمانی کتاب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس اس مقدس کتاب پر عمل پیرا ہو کر دکھایا اور اسکی شرح میں احادیث خیر الانام ہیں۔ یہ قرآن مجید اور احادیث پاک تمام اقوام عالم کے لئے ضابطہ حیات ہے۔ قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد دین مکمل ہو چکا۔ آپؐ نے فرمایا کہ پہلی قوموں یعنی یہود و نصاریٰ میں بہتر ۷۲ فرقے تھے اور میری امت میں تہتر ۷۳ فرقے ہوں گے۔ ان میں سے بہتر ۷۲ کہلائیں گے مسلمان مگر وہ دوزخ میں جائیں گے۔ فقط ایک فرقہ یعنی تہترواں ۷۳ جنت میں داخل ہوگا صحابہ کرامؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ وہ کون سا فرقہ ہوگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ۔ جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ کرامؓ ہیں۔ وہ صحیح راستہ ہے جو اس پر عمل پیرا ہوگا۔ وہ کامیاب و شادکام ہے۔ یہ دین کو پرکھنے کے لئے کسوٹی ہے۔ مگر فی زمانہ لوگ دین سے ہٹ چکے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم بالکل درست ہیں

جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر عمل پیرا ہو۔ وہ نجات والا فرقہ ہے اور اسکے علاوہ بہتر فرقوں والے ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سب کو آپؐ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں فضل و کرم سے استقامت نصیب فرمائے آمین

عبدالحمید مرزا دفتر بینک سروس کمیشن
مغربی پاکستان لاہور

سوال ۱ — ترجمہ — تحقیق

لوگوں نے اپنے دین میں راہیں نکالیں اور ہو گئے بہت سے گروہ۔ آپ کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ان کا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے پھر اللہ تعالیٰ ان کو جتلا دے گا جو کچھ وہ کرتے تھے

تشریح: منقولہ آیت شریفہ سے مراد یہ ہے کہ خداوند کریم فرماتے ہیں کہ اے رسول اللہ آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں آپ ان کو ہدایت دے دیں۔ اگر یہ دین اسلام کو نہیں مانتے تو نہ مانیں۔ ان کو دین میں نئی راہیں نکالنے دیں۔ ہم ان کو قیامت کے روز دیکھیں گے اور سخت عذاب دیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کام ہدایت دینا ہے اور آپ کا کام ہدایت ان تک پہنچانا ہے۔ آپ سے ان کے بارے میں پوچھ نہیں ہوگی۔ کیونکہ آپ نے ان کو ہماری ہدایت پہنچا دی۔

اللہ تعالیٰ پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۳۲ میں فرماتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی پس جو پھر گئے تو تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں محبت کرتے کافروں سے۔ اب اگر لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کی پیروی نہیں کرتے اگر اللہ کے رسولؐ ان کو دین اسلام بتلاتے ہیں تو وہ منافق ہونے کی وجہ سے نہیں مانتے اور دین میں نئے راستے نکالتے ہیں تو اللہ کہتے ہیں کہ اے رسولؐ تمہارا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہم ان سے قیامت کے روز نپٹیں گے

اسی طرح اللہ تعالیٰ پ۳ سورۃ البقرہ کی آیت ۲۵۳ میں فرماتے ہیں۔ ہم نے دی فضیلت بعض کو بعض پر۔ بعض سے اللہ نے کلام کیا اور بعض کے درجے بلند کئے اور دی ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو واضح دلیل اور روح القدس سے امداد کی۔ اگر اللہ چاہتے تو نہ کرتے لڑائی بعد اس کے کہ آچکی انکے پاس واضح دلیل لیکن انہوں نے اختلاف کیا۔ بعض ان میں سے کچھ ایمان لے آئے اور بعض کافر ہو گئے۔ اگر اللہ چاہتا تو وہ قتل نہ کرتے لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا آیت کے ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے لوگ ایک ہی فرقے سے تھے۔ نبیوں پر ایمان لاتے تھے۔ لیکن پھر بعض لوگوں نے کفر کیا اور اسلام سے منکر ہو گئے اور نئی راہیں نکالیں اور بہت سے فرقے ہو گئے۔ اللہ اگر چاہتے تو یہ اپنے دین سے نہ پھرتے لیکن انہوں نے اپنے کفر کی وجہ سے دین میں نئی راہیں نکالیں اور کافر ہو گئے۔ حالانکہ ان پر پیش دلیل اور ہدایت آچکی تھی۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی تشریح۔

پھر اللہ تعالیٰ جل شانہ ایک خوشبودار ہوا بھیجیں گے اس سے ہر وہ شخص مر جائیگا جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہوگا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ قیامت آئے تو وہ ایک خوشبودار ہوا بھیجیں گے۔ یہ ہوا ہر مسلمان و مومن کی بغل سے گزریگی اور وہ مر جائیگا۔ پھر دنیا میں بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے دنیا میں اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ رہیگا۔ ظلم عام ہو جائیگا۔ شراب عام پی جائے گی۔ زنا عام ہوگا۔ مرد عورتوں سے مثل گدھوں کے اختلاط کرینگے۔ عورتیں زیادہ ہونگی اور مرد کم۔ پھر اللہ تعالیٰ ان بدترین لوگوں پر قیامت قائم کرینگے

لا یذھب اللیل والنھار کا مطلب

کہ رات دن ختم نہیں ہونگے۔ یہاں تک کہ پھر لات و عزیٰ کی عبادت نہ کی جائے گی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک کہ لوگ پھر بتوں کی پوجا شروع نہ کر دیں۔ اور اپنے باپ دادا کے دین کی طرف لوٹ جائیں۔ یعنی مشرکین مکہ کے دین کی طرف۔

اسلام کی صداقت

اسلام ایک سچا دین ہے اور اسلام کے سچا ہونے کو ثابت کرتے ہیں قرآن حکیم مسلمانوں کی مذہبی کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ پر نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سورۃ المزمل پارہ ۲۹ میں فرماتے ہیں آیت ۱۵ اے لوگو ہم نے بھیجا تمہاری طرف ایک رسول جو تم پر گواہ ہے جس طرح بھیجا ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس طرح ہم نے موسیٰ علیہ السلام فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا اسی طرح ہم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور ایک آیت قرآن حکیم میں ہے "اور ہم نے بنا کر بھیجا رسول ساری دنیا کے لئے" تاکہ اس بات کی تشریح کر دی کہ حضور اکرمؐ تمام دنیا کے لئے رسول و ہادی بنا کر بھیجے گئے ہیں تمام جن اور انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ تابعداری کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ایک جگہ فرماتے ہیں وَهٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ اور یہ ہے ایک کتاب نازل کی ہم نے برکت والی ہے اس کی تابعداری کرو۔

مندرجہ بالا آیت شریف کے ترجمہ و مطلب سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو رسول اللہؐ قرآن حکیم اور خود اپنی (یعنی اللہ تعالیٰ کی) اطاعت کرنے کی تلقین کی ہے۔ جو لوگ قرآن حکیم رسول اور اللہ تعالیٰ کی تابعداری نہیں کریں گے وہ ابدی عذاب اخروی و دنیاوی میں مبتلا ہونگے

اسلام کے سچا دین ہونے کا یہی ثبوت قرآن حکیم کی آیات ہیں۔ جس کو آج تک مشرک کافر یہ ثابت نہیں کر سکے کہ وہ آسمانی کتاب نہیں اور اس کے جیسے ایک آیت بھی نہیں لکھ سکے۔ جو لوگ اسے سچا دین تصور نہیں کرتے۔ اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری نہیں کرتے۔ وہ ہمیشہ دنیا کی زندگی میں پھنسے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس نے ہماری آیات سے منہ موڑا ہم اس کی معیشت کو تنگ کر دیں گے۔

مندرجہ بالا آیت شریف سے معلوم ہوا کہ آج جس قدر مسلمان یا دوسری قوموں نے قرآن حکیم سے منہ موڑا ہے یا اسکی تابعداری نہیں کی ہے۔ انکی آج معیشت سخت تلخ ہے۔ آپ ہر روز اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ فلاں ملک کثرت زر میں مبتلا ہے۔ فلاں ملک کی اقتصادی یا معاشی حالت ٹھیک نہیں۔ فلاں ملک میں بیروزگاری عام ہے۔ یہ تمام چیزیں اللہ اور اسکے رسولؐ و قرآن حکیم کی پیروی نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ اگر تمام اسلامی ملک مذہب اسلام پر چلیں۔ رسول اکرمؐ کی فرمائی ہوئی باتوں پر عمل کریں۔ عوام کو نماز روزہ کا پابند کریں۔ اپنی رعایا کو زکوٰۃ کا پابند کریں اور دیگر مذہب اسلام اور اسلامی تعلیمات اور اسلامی قانون کو رائج کریں تو ان کو اقتصادی اور معاشی بدحالی سے نجات مل سکتی ہے۔ ورنہ ناممکن ہے کہ وہ اس مصیبت سے نجات حاصل کر سکے۔ ہم روزمرہ کی زندگی سے مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ نمازی جو پانچ وقت مسجد میں آکر نماز پڑھتے ہیں۔ ان سے جب کہا جائے کیا حال چال ہے تو وہ کہتے ہیں۔ الحمدللہ خواہ وہ نمازی ۴۰ روپے ماہانہ تنخواہ لینے والا ہو یا دس ماہوار۔ لیکن آپ جب بھی کسی بے نمازی سے اس کا حال پوچھئے تو وہ کہیں گے کیا بتائیں تنخواہ کم ہے۔ گذر نہیں ہوتی۔ بیوی بیمار ہے بچے بیمار ہیں یعنی وہ ہمیشہ دنیاوی تکالیف ہی کا رونا رہتا ہے حالانکہ اس کی ماہوار آمدنی ایک نمازی سے زیادہ ہوتی ہے۔ حقیقت میں وہ مذہب اسلام سے بیگانہ ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ بھی مانگنا ہے اس دنیا میں مانگ لے اور معلوم نہیں دوسری دنیا میں کیا ملے گا۔ لیکن ایک دیندار

مسلمان قرآن و حدیث سے باخبر ہیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا ہے۔

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ آجکل اسلامی ممالک کس قدر غربت و عسر و افلاس اور اقتصادی و معاشی بدحالی کا شکار ہیں۔ وہ اس لئے کہ یہ تمام ممالک آج اسلام کی تعلیم سے بیگانہ ہیں۔ یہ ممالک مغربی ملکوں کی نقل کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہم بھی ان کی طرح ہو جائیں۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ مغربی ممالک مشرقی ملکوں سے تہذیب یافتہ ہیں لیکن لفظ تہذیب یافتہ کا معنی حقیقت میں غلط استعمال کیا گیا ہے۔ تمام مغربی ممالک بے حیائی و بدمعاشی کا اڈہ ہیں۔ کہنے کو تو نصاریٰ کہلاتے ہیں۔ لیکن دین عیسائیت سے ان کو دور کا واسطہ نہیں۔ شراب نوشی اور زناکاری انکی سوسائٹی میں تہذیب کا نام پاتی ہے۔ ہمارے اسلامی ممالک مذہب اسلام کی تعلیمات کو چھوڑ کر مغربی ممالک کی تہذیب کو اپنا رہے ہیں۔ ان پر مندرجہ ذیل مثال صادر آتی ہے۔ "کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھول گیا"۔ یعنی اسلامی ملکوں نے مغربی ممالک کی تہذیب کو اپنانا شروع کر دیا۔ تو اپنی اسلامی تہذیب کو بھول گئے۔ یعنی نہ ہی مذہب اسلام کو اپنایا نہ ہی مغربی تہذیب کو اور دنیا کے ممالک میں ذلیل ترین ہو کر رہ گئے۔

مذہب اسلام کے سچا ہونیکی واضح دلیل یہ ہے کہ جبتک مسلمانوں نے اس کو سچا جانا اور اس پر عمل کیا تو تمام دنیا میں افضل ترین ہو گئے اور تمام دنیا والے اسلام کی ہیبت و دبدبے کے قائل تھے۔ مگر آج سب مسلمان قوم قرآن و حدیث سے بے بہرہ ہیں۔ تمام غیر اسلامی ممالک ان کو کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ جبکہ اسلامی ممالک میں مذہب اسلام کی یہ حالت ہو تو غیر اسلامی ممالک کا کیا کہنا۔

مسلمان قوم نے جب اسلام کو سچا دین جانا اور اس پر سچے دل سے عمل کیا۔ تو تمام دنیا میں سرفراز ہو گئی۔ لیکن جب اس نے اس دین سے منہ موڑا اور اس پر عمل پیرا نہ رہی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی معیشت تلخ کر دی۔ جیسا کہ آج کل ہم دیکھتے ہیں ہزار روپیہ کمانے والا بھی معاشی بدحالی کا شکار اور سو روپیہ کمانے والا بھی اقتصادی بدحالی سے دوچار ہے۔

جب سے مسلمان لین و دین صلح صفائی کھیتی باڑی غرضیکہ ہر ایک شعبہ زندگی میں مذہب اسلام کی تعلیمات سے منہ موڑا اور انکو سچا نہ جان کر دنیا کے لوگوں کے بنائے ہوئے قوانین پر عمل شروع کیا۔ اس وقت وہ دنیا میں ذلیل ہو گئے۔ ہم موجودہ حالات دنیا سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسلمان قوم دنیا کی دوسری قوموں میں کیا حیثیت رکھتی ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم سب اسلام کے پانچ ارکان کے علاوہ رسول اکرمؐ کی تعلیمات اور اللہ تعالیٰ کے ارشادات جوکہ قرآن میں پائے جاتے ہیں اپر عمل کریں۔ اگر عمل کرینگے تو دین و دنیا میں آرام پائیں گے۔ ورنہ سراسر دکھ۔ یہ ایک ایسی دلیل ہے جو اسلام کے سچا ہونے کو ثابت کرتی ہے۔

سوالؐ دنیا کے ہر علم کو حاصل کرنے کے بعد انسان میں ایک نمایاں تبدیلی واقعہ ہوتی ہے۔ اگر وہ علم بھلائی کے راستہ کی طرف لے جانیوالا ہوگا تو انسان نیک ہو جائیگا۔ اور اگر بدی کی طرف لے جانے والا ہوگا تو انسان بد بن جائیگا۔ اگر انسان نماز پڑھیگا۔ روزہ رکھے گا اور نیک کام کرے گا تو نیک ہو جائیگا اور اس کے دل میں ہمیشہ نیکی کرنے کا خیال پیدا ہوگا۔

لیکن اگر سینما دیکھیگا زنا کریگا اور چوری کریگا تو ہمیشہ دوسروں کو چوری کرنے کی تلقین کریگا زنا پر مائل کرے گا۔ جو کچھ فلم میں دیکھے گا ایسا ہی کرنے کی کوشش کرے گا۔ مثلاً اگر مولوی صاحب جمعہ کے روز مسجد میں خطبہ دیتے ہیں تو جو لوگ خطبہ سنتے ہیں۔ ویسا ہی یا کم و بیش اپنے ملنے والوں یا عزیزوں کو سناتے ہیں اور ان کو بعینہ نیکی کی تلقین کرتے ہیں۔ جس طرح مولانا صاحب خطبہ میں کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ خطبہ یا درس سن کر وہ لوگ پکے مسلمان ہو جاتے اور دوسروں کو بھی اس طرف لانے کی کوشش کرتے ہیں۔

لیکن دوسری طرف سینما بین۔ زناکار۔ چور۔ سینما کو فروغ دیتے۔ زناکاری کی تلقین اور چوری کو پھیلانے کی فکر کرتے ہیں۔ آئے دن اخباروں میں اچھی فلموں کے بنانے پر زور دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ موجودہ فلمیں عوام کی خواہشات کے مطابق نہیں۔ لیکن یہ بدبخت اخبارات میں کبھی اس قسم کا مضمون نہیں دیتے کہ عوام اسلامی قدروں کو بھول گئے ہیں۔ ان کو مذہب اسلام پر چلانے کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ ہر روز آئے دن یہ تجویزیں پیش کرتے رہتے ہیں کہ فحاشی کے اڈے شہر سے باہر کھلی ہوا میں ہونے چاہئیں اور ان کے طبی معائنہ کا بندوبست ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ نہیں لکھتے کہ فحاشی کے اڈے گناہ عظیم ہیں۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم ان اڈوں کو بند کر دیں۔ یہ تمام چیزیں ماحول اور سوسائٹی کا اثر ہوتی ہیں۔ نیکوں میں رہ کر نیک اور بدوں میں رہ کر انسان بد ہو جاتا ہے۔

اس مدرسہ میں آنے سے پہلے میں کچھ نیکوں سے کچھ بدوں سے ملتا تھا۔ کبھی بے نمازیوں سے کبھی نمازیوں سے۔ لیکن الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے راہ ہدایت دی اور میں اس مدرسہ میں داخل ہو گیا۔ نیک صحبت کی وجہ سے نیک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ نیک بننے کی توفیق دے۔ نمازیوں کی صحبت کی وجہ سے نمازی ہو گیا۔ اور دین اسلام کے کئی مسئلوں کا پتہ چل گیا۔ اس مدرسہ میں داخل ہو کر پتہ چلا کہ صحیح اسلام کیا ہے اور دنیا کے دوسرے مسلمان اسلام کو کیا سمجھے بیٹھے ہیں۔ اس وقت دنیا کے تقریباً تمام مسلمان اس بات پر قائل ہیں کہ لا الہ الا اللہ پڑھ لو۔ بس تم مسلمان ہو۔ نماز۔ روزہ۔ حج زکواۃ اور دوسرے اسلامی کام اگر نہ بھی کئے جائیں تو اللہ تعالیٰ بخش دیں گے۔ لیکن یہ حقیقت میں غلط ہے۔ غرضیکہ مجھے اس مدرسہ میں داخل ہونے کے بعد کافی تبدیلی محسوس ہوئی ہے۔ نیکی کی رغبت اور بدی سے نفرت اپنا شعار بنا لیا ہے۔ خدا مجھے اس پر چلنے کی توفیق دے۔

محمد آصف طہٰ ولد چوہدری

محمد یوسف سیکنڈ ایر اسلامیہ کالج لاہور۔

سوال (ا)۔ حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح دجال مدینہ شریف میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ان دنوں مدینہ کے سات دروازے ہونگے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے۔ **مطلب۔** مسیح دجال کا نزول قیامت کبریٰ کی علامات میں سے ایک ہے۔ وہ اپنے دنیا کے خروج کے زمانے میں ہر شخص کو ملے گا۔ اور کفر کی دعوت دیگا۔ لیکن اس کا دخل مدینہ میں نہ ہو سکے گا۔ وہ اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے فرشتوں کی وجہ سے مدینہ کا رخ نہ کرے گا۔

(ب) تفصیل۔ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عیسیٰؑ کے نزول کے بعد اور یاجوج ماجوج کے ختم ہونیکے بعد اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز میں برکت ڈال دے گا۔ کیونکہ یہ اس زمین اور دنیا کا آخری زمانہ ہوگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایسی ہوا بھیجے گا جوکہ مومنوں کو ہلاک کر دیگی لا یذھب اللیل والنھار سے مراد قیامت ہے یعنی قیامت یہاں تک نہیں آئے گی جبتک یہ باتیں پوری ہو جائینگی۔ فیبقیٰ من لا خیر۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں کوئی بھی نیک آدمی نہ بچے گا۔ پھر وہ لوگ اپنے باپ دادا کے دین کی طرف لوٹ جائینگے یعنی بت پرستی دوبارہ شروع کر دینگے۔

اسی طرح ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خوشبودار ہوا بھیجیگا جوکہ لوگوں کی بغلوں میں سے ہو کر گزر جائیگی۔ پھر وہ شخص جسکے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہوگا۔ وہ اللہ کے حکم سے وفات پا جائیگا۔ پھر باقی بے ایمان لوگ ننگے جو بیحیا ہونگے۔ آدمی عورتیں سرعام اس طرح اختلاط کرینگے جس طرح گدھے کرتے ہیں پھر ایسے لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

سوال ۶ - اسلام کی تعلیم جو آجتک ہم تک پہنچی بالکل حق اور سچ ہے۔ اس دین اسلام کی کتاب قرآن مجید ہے جوکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس طرح کی آج تک کوئی آیت کسی انسان نے نہیں لکھی اس دین کے پیغامبر حضرت محمد ہیں۔ جوکہ نبوت ملنے سے پہلے بھی امین اور سچے مشہور تھے اس لئے ان کا پیش کیا ہوا دین بھی واقعی سچا ہے۔

جو کام اسلام نے ممنوع قرار دیئے وہ واقعی طبیعت کے ناپسندیدہ کام ہیں اور جن کے کرنیکا حکم ہوا ہے۔ وہ انسان کی بھلائی کے کام ہیں۔

وہ آئین جوکہ قرآن کریم نے پیش کیا ایسا آئین دنیا میں آج تک کوئی حکومت قائم نہیں کرسکی۔ کتاب کی اس بڑائی سے معلوم ہوا کہ اس کتاب والا دین بھی سچا ہے۔ ویسے جھوٹے مذہب تو کئی آئے اور مٹ گئے مگر اسلام کا روز بروز ترقی کرنا بھی اس کی صداقت کا ثبوت ہے۔ اسلام میں ہمیں حکم دیا جاتا ہے کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس نے لوگوں کی ہدایت کیلئے جابجا نبی بھیجے اور آخر حضرت محمدؐ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو گیا۔ چنانچہ اسلام میں شریک ہونیکی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ کلمہ پڑھا جائے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ میں گواہ ہوں کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ محمدؐ اسکے بندے اور رسول ہیں۔ دنیا کے دوسرے ہر مذہب میں کفر اور شرک ضرور شامل ہے۔ مگر یہ خاصیت صرف اسلام میں ہی ہے کہ ہر طرح کے کفر اور شرک سے پاک اور صاف ہے۔ اسلام کی تعلیم میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کو راضی رکھے اور اس کی مخلوق کو خوش کرے لیکن دوسرے مذاہب میں کسی میں تو حقوق العباد کا بہت خیال رکھا گیا ہے اور کسی میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کا خیال ہے اور لوگوں کو بھلا ہی دیا گیا ہے۔

پس حاصل یہ ہوا کہ اسلام ایک سچا مذہب ہے

سوال ۵ - اس درسگاہ میں تعلیم پانے سے مجھ میں بہت سے نمایاں فرق پیدا ہوئے ہیں۔ قسم قسم کی برائیاں جنہیں میں گناہ نہ سمجھتا تھا ان سے واقفیت حاصل ہوئی۔ ہزاروں قسم کے مسائل کا پتہ چلا۔ جن سے ایمان نے قوت پکڑی اور رفتہ رفتہ اپنے دین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ثابت قدمی حاصل ہوگئی

قرآن مجید اور حدیث شریف روزانہ پڑھنے کی بدولت ہم کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اگرچہ دین کے معاملہ میں بالکل قلیل علم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور مہربانی سے ہم بہت سے گناہوں سے بچے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور پڑھنے اور دوسروں کو بھی یہاں پڑھتے ہوئے دیکھنے کی توفیق عطا فرمائیے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کے چلانے والوں کو اجر عظیم عطا کیجے اور مجھے بھی اس درسگاہ کا علمی مددگار اور معاون بنائے۔ آمین ثم آمین

دل محمد - ہفتم سی وطن اسلامیہ ہائی اسکول لاہور۔

سوال ۱ - ترجمہ کہنے لگے کہ ہم جانتے ہیں کہ تو سچ کہتا ہے اور یہ اس لئے ہے کہ مطمئن ہوں ہمارے دل اور ہم جان لیں کہ تو سچ کہتا ہے اور ہم اس پر گواہ رہیں۔

مطلب یہ سب کچھ انہوں نے اس لئے نہیں کہا تھا کہ وہ رسولؐ کا امتحان کریں۔ بلکہ یہ اس لئے تھا کہ وہ آسمانی رزق کھائیں اور دلوں کو اطمینان حاصل ہو۔ جیسے کہ ابراہیمؑ نے کہا تھا۔ اے اللہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تو مُردے کیسے زندہ کرتا ہے۔ میں تیرا امتحان نہیں لینا چاہتا بلکہ میں تو اپنے دل کی تسلی چاہتا ہوں

سوال ۵ - اس درسگاہ میں آنے سے پہلے ہم جاہلوں کی طرح رہتے تھے کبھی نماز روزہ کو چھوڑ کر جمعہ کی نماز بھی نہ پڑھی تھی۔ جس نے ہمیں یہاں داخل کروایا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک حج کا ثواب دے۔ اب ہم اتنا بدل گئے ہیں کہ نماز پنجگانہ پڑھتے ہیں۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے دروازے پر پہنچا دیا۔ خدا ہمارے استاد صاحب اور انکے ماں باپ کو کبھی اپنے دروازے سے نہ ہٹائے آمین ثم آمین

سوال ۴ - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی اسلام کے سوا دوسرا دین پسند کرے۔ وہ اس سے قبول نہ ہوگا۔ وہ گھاٹے والوں میں سے ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسلام کے سوا دوسرا دین قبول کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اسلام ہی سچا دین ہے۔

محمد طیب - ہفتم سی مشن ہائی سکول لاہور۔

سوال ۱ (ا) ترجمہ - جب حواریوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ تو حواریوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا امتحان نہیں کرتے۔ بلکہ ہم تو چاہتے ہیں کہ آسمان سے رزق آئے اور ہم اس میں سے کھائیں اور تیرے ساتھ ہم بھی گواہی دیں کہ تو واقعی اللہ کا نبی ہے۔ اس رزق کی وجہ سے ہمارے دل اطمینان میں رہیں گے اور ہم تیرے ساتھ تبلیغ کرتے رہیں گے۔

سوال ۲ - پارہ نمبر ۷ - آیت ۱۱۱ - اور جب کہا حواریوں نے کہ ہم ایمان لائے تجھ پر اور تیرے رسول پر اور تو گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں۔

پارہ ۷ - آیت ۹۲ - اور تابعداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پھر اگر کوئی پھر جائے تم میں سے تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمے فقط پہنچا دینا ہے کھول کر۔

پارہ ۷ آیت ۹۰ - اے ایمان والو! بیشک جوا اور شراب اور پانسے کے تیر یہ گندے کام ہیں شیطان کے تو بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

سوال ۳ (ب) پھر اللہ تعالیٰ ایک صاف ہوا بھیجے گا۔ پھر موت دے دی جائے گی ہر اس شخص کو جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ پھر وہ لوٹ جائینگے اپنے باپ دادا کے دین کی طرف (لا یذہب اللیل والنہار) اس حصہ آیت کا مطلب ایک حدیث شریف سے ظاہر ہوتا ہے جو کہ میں بیان کرتا ہوں۔ حدیث شریف۔ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایک ہوا آئیگی جو خوشبودار ہوگی۔ وہ جاگھسے گی مومنوں کی بغلوں میں۔ اس طرح سے تمام مسلمان اس ہوا کی وجہ سے مر جائینگے اور باقی شریر لوگ ہی رہ جائینگے۔ وہ دنیا میں اس طرح زندگی بسر کریں گے جیسے گدھے۔ بدمعاشی۔ بے حیائی۔ بیشرمی۔ بے پردگی عریانی اور زناکاری یہ کام عام ہو جائیں گے۔ اسی طرح عورتیں اور مرد ننگے پھریں گے۔ پھر ان ہی بدبختوں پر قیامت قائم ہوگی۔

سوال ۴ اسلام ایک سچا دین ہے

اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پسند فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ آج کے دن ہم نے مکمل کر دیا تمہارا دین اور پسند کیا دین اسلام کو تمہارے لئے اور ہم کو چاہیئے کہ ہم بھی اس کو اپنائیں اگر یہ حق نہ ہوتا تو لڑکے صبح سویرے اس کو کبھی نہ پڑھنے آتے اور لوگ دین بھی نہ سنتے۔ ۱۰ بجے اٹھ کر منہ ہاتھ دھوتے

اور دفتر کو روانہ ہو جاتے۔ نہ کوئی نماز پڑھتا۔ نہ روزہ رکھتا۔ اسلام اپنی صداقت ہی کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہ تمام دنیا کے دینوں پر غالب ہے۔

سوال ۵ جب میں یہاں نہیں پڑھتا تھا تو میں نہ جانتا تھا کہ دین کیا چیز ہے اب مجھ کو اللہ کے فضل و کرم سے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ مجھ کو کونسا کام کرنا چاہیئے اور کونسا نہ کرنا چاہیئے اور یہ تمام چیزیں مجھے اچھے استادوں کے ذریعے سے ملیں آپ ایک ایک آیت پر تین تین چار چار دن تک تقریر کرتے ہیں۔ جبتک ہمیں سمجھ نہ آجائے آگے نہیں بڑھتے۔ میں پہلے نماز نہیں پڑھتا تھا۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے نماز بھی پڑھتا ہوں اور برائیوں سے بھی بچنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ اس مدرسے کو ترقی دے اور ہمارے استاد صاحب کا اقبال بلند کرے

فتح محمد صاحب دفتر پی ڈبلیو ڈی سنٹرل زون لاہور

سوال ۱ (ب) ۔ ترجمہ بیشک جن لوگوں نے راہیں نکالیں اپنے دین میں اور بنالیں بہت سی جماعتیں ان کے ساتھ آپ کا کچھ تعلق نہیں اللہ تعالےٰ کے سپرد ہے ان کا کام۔ پھر وہ جتلا دیگا جو وہ کرتے تھے۔

فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ سے مراد وہ مسلمان ہیں جنہوں نے دین میں بدعتیں رائج کیں اور وہ لوگ جنہوں نے دین میں رخنے ڈالنے کے لیے الگ جماعتیں بنا لیں۔

شواھد (۱) سورۃ آل عمران آیت ۱۹۰ ۔ پ ۳
(۲) سورۃ الانعام ۔ آیت ۱۵۴ ۔ پ ۸ ۔

لَسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۔ اس سے مراد ہے کہ وہ لوگ جو کہ الگ راہیں نکالتے ہیں۔ وہ آپ کے دین پر نہیں ہیں۔ ان سے آپ کوئی تعلق نہ رکھیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جن سے تعلق چھوڑنے کا اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا وہ صاف گمراہ ہیں۔ ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بھی نصیب نہ ہوگی۔ جیسے حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلعم حوض کوثر پر ہونگے تو بہت سے لوگ آپ کی طرف آئیں گے مگر فرشتے ان کو دھکیل دینگے۔ رسول اللہ صلعم کہیں گے کہ ان کو آنے دو۔ کیونکہ آپ انہیں پہچان لیں گے کہ انہوں نے دنیا میں آپ کا کلمہ پڑھا تھا۔ مگر فرشتے کہیں گے کہ انہوں نے آپ کے بعد آپ کے دین میں بدعتیں رائج کیں تھیں

آپ فرمائیں گے ہٹا دو ہٹا دو ان کو جنہوں نے میرے بعد میرے دین میں تبدیلیاں کیں

سوال ۲ (ب) ترجمہ ۔ پھر ایک پاک ہوا چلے گی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھر مر جائیں گے سب وہ لوگ کہ جن کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہوگا۔ اور باقی پھر جائیں گے اپنے باپ دادا کے دین کی طرف

لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رات اور دن نہیں جائینگے یعنی قیامت نہیں آئے گی ۔ یہاں تک کہ لات و عزیٰ کی پوجا پھر سے ہونے لگے۔ جس طرح کہ لوگ اسلام لانے سے پہلے کیا کرتے تھے۔

سوال ۵ ۔ اس مدرسہ میں آنے سے خدا کی مہربانی اور استاد کامل کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے طبیعت میں کئی طرح کے فرق آگئے ہیں مثلاً دفتر میں اپنے ساتھیوں سے بیہودہ باتوں میں دل نہ لگانا۔

(۲) نماز پابندی سے پڑھنا ۔
(۳) بچوں کو زور سے نماز کے لئے کہنا
(۴) مدرسے کا سبق گھر پر بھی جا کر بتانا۔

زاہد جاوید بٹ ۔ ششم سی مشن ہائی سکول لاہور

سوال ۱ ۔ مطلب ۔ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ سے مراد وہ لوگ ہیں۔ مثلاً شیعے ۔ انہوں نے دین کو ایک قسم کا کھیل تماشہ بنایا ہے ۔ بدعتی ۔ انہوں نے بھی دین کو کھیل تماشہ بنایا ہوا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کلام مجید میں ان لوگوں کے متعلق فرماتا ہے اور دھوکا دیا ان کو انکی دنیا کی زندگانی نے اور آپ ان کو خبردار کر دیجئے کہ کوئی نفس پکڑا نہیں جائیگا مگر اپنے کئے پر

سوال ۳ (ب) مطلب ۔ اس حدیث شریف کے متعلق دوسری جگہ گذر چکا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ بعد میں یہ لوگ بچ جائیں گے ۔ وہ گدھوں کا سا اختلاط کریں گے ۔ مثلاً لڑکیاں بے پردہ بازاروں میں پھرینگی یعنی یہ لوگ دنیا میں گدھوں کی سی زندگی بسر کریں گے

سوال ۴ ۔ اسلام ایک سچا دین ہے ۔ اس پر جو ایمان لائے وہ مسلمان کہلاتا ہے ۔ اس دین کو ہمارے نبی نے ہم تک پہنچایا ۔ اگر وہ نہ ہوتے تو ہم آج اس طرح مسلمان نہ ہوتے اور مولانا حسین احمد صاحب مدنی رح کی معرفت یہ دین ہم تک پہنچا۔

سوال ۵ ۔ اس درسگاہ میں تعلیم پانے سے مجھ میں یہ فرق ہوا ہے کہ میں پہلے گلی کے لڑکوں کے ساتھ کھیلا کرتا تھا ۔ لیکن اب میں آرام سے گھر میں بیٹھتا ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں اور یہاں آکر قرآن شریف پڑھتا ہوں ۔ پہلے میں جھوٹ بولتا تھا ۔ لیکن اب نہیں بولتا پہلے میں بدتمیز تھا لیکن اب نہیں ہوں

بابو محمد شفیع ۔ دفتر ریلوے ہیڈ کوارٹر آفس لاہور

سوال ۱ (ب) مطلب ۔ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ اس سے مراد وہ لوگ ہیں ۔ جنہوں نے عید میلاد النبی کے جلوس نکالے کسی نے گیارھویں دی تو کسی نے تیرھویں اور اس کے علاوہ قبروں پر جا کر مرادیں مانگیں ۔ ماتھے ٹیکے اس کے علاوہ شیعوں نے محرم شریف کے گھوڑے نکالے اور ایک واقعہ اسی سال عید الضحیٰ کے موقعہ پر ہوا ۔ وہ تھا قربانی کا مسئلہ ۔ جس پر مولوی صاحب کا خیال تھا کہ قربانی کرنے کی بجائے اسکی قیمت ہی گورنمنٹ کے حوالے کر دی جائے تاکہ گورنمنٹ اُسے بیواؤں ۔ یتیموں اور غریبوں پر خرچ کر سکے ۔ یہ لوگوں کو صاف ہی گمراہی کی طرف لانے کی کوشش ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما رکھا ہے میری امت میں ۷۳ فرقے ہوں گے ۔ جن میں سے صرف ایک راہ پر ہوگا ۔ باقی سب گمراہ ہونگے یہ لوگ انہیں گمراہ فرقوں میں سے ہیں ۔

سوال ۵ اس مدرسہ میں داخل ہونے سے پہلے میں صرف قرآن مجید پڑھا ہوا تھا ۔ یہاں داخل ہونے کے بعد اب قرآن ترجمہ سے اور حدیث شریف پڑھتا ہوں ۔ اس سے مجھے پہچان ہو گئی کہ کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہ کرنا چاہیئے ۔ پہلے محلہ میں بیٹھ کر فضول باتوں میں وقت ضائع کرتا تھا ۔ لیکن اب بفضل خدا محلہ میں بیٹھنا ہی چھوڑ رکھا ہے ۔ جس مدرسے کی بدولت یہ سب کچھ ہے اللہ اسے اور بڑھائے ۔ اس چلانے والے اور قائم کرنے والے دونوں کو اجر عظیم عطا فرمائے ۔ آمین

محمد طاہر ۔ ہفتم سی مشن ہائی سکول لاہور

سوال ۲ ترجمہ آیات شریف (۱) پارہ ۸ آیت ۱۵۵ ۔ اور یہ کتاب ہے نازل کی ہم نے برکت والی ہے ۔ سو تابعداری کرو اسکی اور ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۔

(۲) پارہ نمبر ۸ آیت ۱۵۳ اور یہ ہے راستہ سیدھا سو تابعداری کرو اسکی تم اور نہ تابعداری کرو بہت سے راستوں کی جو کہ جدائی ڈالیں تم میں اللہ تعالیٰ کے راستہ سے یہ تم کو نصیحت ہے تاکہ تم ڈرتے رہو۔

(۳) پارہ نمبر ۸ ۔ آیت ۱۵۹ ۔ بے شک

وہ لوگ جنہوں نے راستے نکالے اپنے دین میں، اور ہو گئے بہت فرقے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ان کا کام اللہ کے سپرد ہے پھر وہ جتلا دے گا ان کو جو کچھ کہ وہ کرتے تھے۔

سوال نمبر ۳ مطلب :۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے آنے سے پہلے دجال کا فتنہ برپا ہو گا۔ دجال لوگوں کو دنیا بھر میں بے ایمان بناتا پھرتا ہو گا۔ اب مدینہ منورہ اس کے خوف سے بے پرواہ ہو گا۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالٰے نے مدینہ کے دروازوں پر اپنے فرشتوں کا پہرہ بٹھوا دیا ہو گا

(ب) مطلب :۔ یعنی یہ لوگ ہیں جو اپنے دادا کے دین کی طرف مڑ جائیں گے جو کہ شراب پیتے جوا کھیلتے آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے۔ عام زنا کرتے تھے یہ لوگ وہ ہونگے جو کہ خوشبودار ہوا کے آنے کے بعد دنیا میں باقی بچ جائیں گے ان میں کوئی بھی مسلمان نہ ہو گا

سوال نمبر ۵ :۔ اس تعلیم گاہ میں اللہ کے فضل سے جب سے داخل ہوا ہوں۔ بڑا اثر پڑا ہے۔ پہلے تو میں گلی کوچوں میں آوارہ گردی کرتا پھرتا تھا لیکن اب استاد صاحب کی نصیحت کی وجہ سے یہ سب کچھ چھوٹ گیا ہے۔ پہلے مجھے کسی قسم کا مسئلہ معلوم نہ تھا۔ باقاعدہ نماز نہ پڑھتا تھا۔ اب اللہ تعالٰے کا فضل ہے۔ نماز اور روزہ کا پابند ہو گیا ہوں۔ قرآن مجید کے الفاظ کچھ ترجمہ بھی اٹھا لیتا ہوں۔ اللہ تعالٰے مجھے دین میں استقامت عطا فرمائے آمین ثم آمین

آفتاب احمد، نہم ڈی عمر ۱۵ سال اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ ۔ لاہور

سوال نمبر ۱ (ب) مطلب آیت شریف :۔ [illegible] سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے دین میں کئی کئی راہیں نکالیں

سوال نمبر ۵ ۔ اس مدرسہ میں تقریباً پندرہ مہینے تقریباً گذر گئے ہیں۔ میں اس مدرسہ میں داخل ہونے سے پہلے جاہل آدمی کی طرح تھا۔ مجھے دینی تعلیم کے متعلق بھی کچھ معلوم نہ تھا۔ لیکن جب سے میں اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں مجھے قرآن مجید۔ حدیث شریف اور نماز کا اتنا شوق ہو گیا ہے کہ جتنا دوسرے لوگوں کو انگریزی پڑھنے کا ہوتا ہے۔ اب مجھے ماں باپ بھائی بہن رشتہ دار اور ہمسایوں سے سلوک کرنے کا طریقہ آ گیا ہے۔ اللہ تعالٰے اس مدرسہ کو قیامت تک چلاتا رکھے۔

زبیر اکبر، عمر ۱۵ سال، نہم بی سنٹرل ماڈل ہائی سکول ۔ لاہور

سوال نمبر ۱ :۔ اسلام کی صداقت

اسلام کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت قرآن شریف ہے اور کیونکہ قرآن مجید اللہ تعالٰی کی طرف سے آئی ہوئی کتاب ہے اس لئے اس کے سچ ہونے میں کوئی بھی شک نہیں ہونا چاہیے اللہ تعالٰے قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ اے اسلام لانے والو نماز پڑھو، روزے رکھو، حج کرو، زکوٰۃ دو اور خدا کو ایک کہو اور مانو۔ انہیں باتوں ہی سے تو قرآن کی سچائی اور اسلام کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ جب ہم نماز پڑھتے ہیں۔ تو ہر قسم کی برائیوں سے بچ جاتے ہیں جو کہ نماز کے اوقات میں ہوتی ہیں مثلاً سینما، جوا اور شطرنج وغیرہ

جب لوگ (مسلمان) حج کرنے جاتے ہیں۔ اس وقت امیر غریب، کالے گورے اور چھوٹے بڑے کا کوئی سوال نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک دوسرے کے دوش بدوش احرام باندھے فرائض حج پورے کر رہے ہوتے ہیں یہ سب اس لئے ہے کیونکہ اسلام مساوات سکھلاتا ہے اس چیز کو عقل بھی اچھا سمجھتی ہے کہ مساوات ہونی چاہیئے۔ اور سب کچھ اللہ تعالٰی قرآن مجید میں حکم کرتا ہے۔ اس لئے اس سے بھی دین اسلام کی صداقت کا علم ہوتا ہے جب ایک امیر اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو قدرت کی طرف سے اس کا غرور ختم ہو جاتا ہے اور غرور اللہ تعالٰے کو پسند نہیں اب جو چیز اللہ کی ناپسند چیز کو ہٹاتی ہو اس سے اچھی اور کیا چیز ہو سکتی ہے اس لئے اس سے بھی اسلام کی اہمیت اور صداقت کا پتہ چلتا ہے۔

دوسرے مذاہب کے لوگ اسلام کی صداقت کو دل میں تو مانتے ہیں۔ مگر ضد اور دل کے کفر کی وجہ سے اس کا ظاہراً اقرار نہیں کرتے۔ غرض کہ اسلام کی صداقت کی اتنی زیادہ دلیلیں اور مثالیں ہیں کہ ان کو میرا قلم لکھنے سے قاصر ہے

سوال نمبر ۵ :۔ نمایاں فرق

اس درسگاہ میں آنے کے نمایاں فرق سے آگاہ کرنا کوئی آسان بات نہیں میں اس بارے میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ اب ہم اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتے ہیں یہاں سے ہمیں ان دینی مسائل کا علم ہو گیا ہے جن سے ہم بے بہرہ تھے اس درسگاہ میں ہم نے دین کے علاوہ تہذیب تمدن کی باتیں سیکھیں استاد کی عزت اور اپنے ساتھی طالب علموں سے سلوک کرنا مجلس میں بیٹھنے اور بات کرنے کا طریقہ بھی ہم نے یہاں ہی سے سیکھا ہے۔ اللہ تعالٰے ہمیں یہاں سے اور بھی پڑھنے اور سیکھنے کا موقع دے آمین ثم آمین

عبدالصمد عمر ۱۷ برس تعلیم میٹرک متعلم مدرسہ قاسم العلوم انجمن خدام الدین ۔ لاہور

سوال نمبر ۱ (۱) آیت شریف کا مطلب :

حواریوں نے حضرت عیسٰے علیہ السلام سے کہا تھا کہ اگر تمہارا رب ہم پر نازل کرے آسمان سے کھانا ہم اس میں سے کھائیں۔ ہمارے دلوں میں پختگی آ جائے اور ہم تیرے ساتھ تبلیغ میں ہاتھ بٹائیں۔ اور تیری ہر بات پر شاہد رہیں کہ جو تو کہتا ہے سچ کہتا ہے یہاں حواریوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالٰے یا حضرت عیسٰے علیہ السلام کا امتحان کریں۔ ان میں ایمان تو تھا۔ مگر وہ اپنی تسلی اور قلبی سکون چاہتے تھے قلبی سکون ہمیشہ حلال اور پاکیزہ رزق کھانے سے حاصل ہوتا ہے

سوال نمبر ۵ :۔ نیک کی صحبت تجھے نیک کرے گی اور بد کی صحبت تجھے بد کر دے گی۔ اس درسگاہ میں آنے سے پہلے مجھ میں بہت برائیاں تھیں میں ایسے ایسے دوستوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا جن میں عیسائی اور مرزائی سب شامل تھے جب سے درسگاہ میں داخلہ لیا۔ ان سے قطع تعلق ہو چکا ہے۔ اب میں جو دلائل اپنے دین کے متعلق ان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ان کا ان لوگوں کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا۔ اور اب میری تمام برائیاں ایک ایک کر کے نامعلوم منزل کی طرف پرواز کرتی جا رہی ہیں۔ اب تو میرے دل میں یہی تمنا رہتی ہے کہ

رہوں میں بزرگوں کے قدموں میں جا کر

میری دعا ہے کہ اللہ تعالٰے ہمیں بھی اپنی رحمت سے نیک بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد آصف ولد ضیاء الدین عمر ۱۴ سال ہفتم بی مسلم ہائی سکول ـــ لاہور

سوال نمبر ۲ :۔ ترجمہ آیات :

۱۔ آیت نمبر ۱۱۱ پارہ نمبر ۷ :۔ اور جب کہا حواریوں نے کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالٰے پر اور ایمان لائے تجھ پر اور تو گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں

۲۔ پارہ نمبر ۷ آیت نمبر ۱۱۲ ۔ جب کہا عیسٰے علیہ السلام بیٹے مریم کے کو حواریوں نے کیا تیرا رب نازل کر سکتا ہے خوان بھرا ہوا آسمان سے۔ کہا (عیسٰے علیہ السلام نے) ڈرو اللہ تعالٰی سے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

۳۔ آیت نمبر ۱۰۹ پارہ نمبر ۷ :۔ جس دن جمع کرے گا اللہ تعالٰے تمام رسولوں کو کہے گا کیا

جواب ملا۔ تم کو دنیا میں، کہیں گے۔ ہمیں کوئی علم نہیں تو ہی غیب کا علم جاننے والا ہے۔

سوال نمبر ۵:۔ جب میں مدرسہ میں داخل ہوا تو مجھے سوائے کلمے اور تھوڑی سی نماز کے علاوہ کچھ پتہ نہ تھا۔ ہم محلے میں فلمیں بنایا کرتے تھے۔ تو ہم نے برائی کے ایسے سب کام چھوڑ دیئے ہم پر اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ احسان ہے کہ اس نے ہم کو اس مدرسہ میں بھیجا۔ ہم نے گڈی بازی اور چھوٹا چھوٹا جوا، کہ کھیلا کرتے تھے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھوٹ چکے ہیں اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کو قائم رکھے اور ہمارے علاوہ اور بھی لوگوں کو اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع دے۔ آمین

سوال نمبر ۴: اسلام کی صداقت۔

اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ یہ ایک آسمانی مذہب ہے جو کہ وحی کے ذریعے پورا کیا گیا اس دین میں کوئی شک نہیں ہے۔ ویسے آج کل شیطان کے پیچھے لگے ہوئے بہت سے مذہب ہیں۔ جو آدمی قرآن اور حدیث نہ پڑھے اسے سچے مذہب کا کسی طرح پتہ نہیں چل سکتا۔ اسلام کی صداقت، کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔

صفدر حسین مسکین (ہشتم سی)
مشن ہائی سکول — لاہور

سوال نمبر ۱ (ب) مطلب: فیبقی من لا خیر فیہ۔ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ نیک ہونگے دنیا میں قیامت کے قریب تو اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس سے تمام نیک لوگ مر جائیں گے پھر باقی بد لوگ رہ جائیں گے۔ وہ سب بہت بے شرم ہونگے۔ بالکل گدھوں کی طرح زندگی بسر کریں گے۔ بتوں کی پوجا بھی کرینگے۔ وہ بہت گنہگار ہونگے

سوال نمبر ۱ (ا) آیت نمبر ۱۱۳ پارہ نمبر ۷ کا مطلب

وتطمئن قلوبنا:۔ وہ کہتے تھے کہ ہم آسمان پر سے کھانا آئے تو ہم مطمئن ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تبلیغ دین کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے۔

ونعلم ان قد صدقتنا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آسمان سے کھانا آئے گا۔ تو ہم جان جائیں گے کہ تو سچ کہتا ہے اور تو نے آخرت کی زندگی کا جو وعدہ کیا ہے وہ بھی سچا ہے

سوال نمبر ۵:۔ اس مدرسہ میں داخل ہونے سے پہلے میں جاہلوں کی سی زندگی بسر کرتا تھا مجھے تو نہ کسی بڑے سے بات کرنے کی تمیز تھی اور نہ چھوٹے سے سلوک کرنا جانتا تھا۔ اب اللہ کے فضل و کرم سے مجھے دین اور دنیا کے متعلق بہت کچھ پتہ چل گیا ہے۔

بابو آفتاب احمد ڈویژنل کیش ونٹس
کیش آفس ریلوے — لاہور

سوال نمبر ۱: سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۵۹ پارہ نمبر ۸ کا مطلب:۔

فرقوا دینھم:۔ سے یہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے اصل دین کو چھوڑ کر اور اور فرقے بنائے مسلمان کہلانے والوں میں بھی فرقے ہو گئے۔ باقی یہود اور نصاریٰ بھی کہ وہ بھی اپنے اپنے گروہوں میں بٹ گئے اور حضورؐ پر ایمان نہ لائے۔

اب صحیح راہ والے لوگ معلوم کرنے کے لئے ہم سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ دکھا ہم کو سیدھی راہ ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا انعام ہوا اور نہ ان کی راہ جن پر تیرا غصہ ہوا۔ اور نہ ان کی جو گمراہ ہوئے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہی اس کا جواب بھی دے دیا ہے کہ وہ لوگ ہونگے نبیین، صدیقین، شہدا اور صالحین۔

سوال نمبر ۴: اسلام کی صداقت

اسلام ایک سچا دین ہے اس میں تمام زندگی یعنی مہد سے لحد تک کا نصاب مقرر کیا ہوا ہے اور صرف یہ ہی احسان نہیں فرمایا بلکہ ان قوانین پر چل کر انسان اس زندگی کے بعد ابدی راحت بھی پا سکتا ہے۔ اس کے اصول ایک سلیم الفطرت انسان بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ اسلام کے اصولوں سے جن غیر مذاہب کے لوگوں کو واسطہ پڑا ہے وہ بھی اس کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکے اس لئے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ایک سچا دین ہے۔

محمد خالد ایل پالشر ریلوے روڈ لاہور

سوال نمبر ۱:۔ فرقوا دینھم:۔ جیسے یہود میں بہتر فرقے تھے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری امت میں تہتر فرقے ہونگے جن میں سے ایک سیدھی راہ پر ہوگا۔ باقی تمام غلط راستے پر ہونگے۔ پس یہ ہی بہتر فرقے ہوں گے۔ جن کے متعلق فرقوا دینھم کا لفظ قرآن کریم میں آیا۔ ان میں سے کچھ فرقے جن کا مجھے علم ہے

سوال نمبر ۲:۔ آیات کا ترجمہ پارہ نمبر ۸

آیت نمبر ۱۲۳:۔ اور اسی طرح ہم نے کر دیئے ہر بستی کے لئے گنہگاروں کے سردار جو حیلے کرتے اس میں۔ اور وہ حیلے نہیں کرتے مگر اپنے ہی ساتھ اور وہ نہیں سمجھتے۔

آیت نمبر ۱۲۴:۔ اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی آیت کہتے ہیں ہم ایمان نہیں لائیں گے۔ کہ دی جائے ہم کو جیسی دی گئی اللہ کے رسولؐ کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جہاں اس نے اپنا پیغام پہنچانا ہے۔ عنقریب ان کو ملے گی ذلت اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت عذاب بہ اس لئے جو وہ مکر کرتے تھے۔

سوال نمبر ۵:۔ اس درسگاہ میں تعلیم پانے سے پہلے مجھ میں اتنا عمل نہیں تھا لیکن اب آہستہ آہستہ ایمانی قوت بڑھتی جا رہی ہے۔ مدرسہ آنے سے پہلے میں گمراہ تھا۔ گلی کے لڑکوں کے ساتھ بیٹھ کر بیہودہ باتیں کرتا رہتا تھا۔ نہ نماز پڑھتا نہ روزہ رکھتا۔ بلکہ دوسروں کی برائی اور چغلی کی عادت تھی لیکن اب اللہ کے کرم سے سب بری باتیں چھوڑ کر پنجگانہ نماز قائم کر دی ہے۔ میں خدا سے سب کی بھلائی کی دعا کرتا ہوں۔ خدا سب ایمان والوں کو ایمان میں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

خالد محمود۔ ششم سی۔ اسلامیہ ہائی سکول
مصری شاہ — لاہور

سوال نمبر ۲:۔ آیات شریفہ کا ترجمہ

پارہ نمبر ۷ آیت نمبر ۱۰۸۔ جس دن جمع کرے گا اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو۔ کہے گا (اللہ) تم کو کیا جواب ملا۔ ہم کو کچھ معلوم نہیں۔ تو ہی ہے۔ چھپی باتوں کا جاننے والا۔

آیت نمبر ۱۱۰:۔ اور جب کہا حواریوں نے کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اللہ کے رسول پر کہ تو گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں

آیت نمبر ۱۱۱:۔ جب کہا حواریوں نے عیسیٰ بیٹے مریم کے کو کہ تیرا رب طاقت رکھتا ہے۔ کہ اتارے ہم پر خوان بھرا۔ سو ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اگر تم ایمان دار ہو۔

سوال نمبر ۵۔ جب میں اس مدرسہ میں نہیں پڑھتا

تھا۔ تو دین اسلام کا مجھے کچھ پتہ نہ تھا میں گلی ڈنڈا کھیلتا تھا۔ اگر کسی کی آنکھ پہ لگتی تو آنکھ پھوٹ جاتی۔ اس کھیل سے کچھ حاصل بھی نہ ہوتا۔ جب ابّا جان مجھے داخل کرا گئے تو مجھے کچھ تمیز نہ تھی۔ اب مجھے تمیز بھی آ گئی ہے اور نماز بھی پڑھنے لگ گیا ہوں

عمر ۱۳ برس

عطاالٰہی (ہفتم ڈی) اسلامیہ ہائی سکول خزانہ گیٹ — لاہور

سوال نمبر ۱:۔ پارہ نمبر ۸ آیت نمبر ۱۵۱ ترجمہ
جن لوگوں نے راہیں نکالیں اپنے دین میں اور ہو گئے بہت سے فرقے تو آپ کا کچھ تعلق نہیں ان سے پھر اللہ تعالیٰ جتلا دے گا ان کو جو کچھ وہ کرتے تھے۔

مطلب:۔ وہ لوگ جو راہیں نکالتے ہیں اپنے دین میں اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ نماز میں یہ دعا پڑھو ترجمہ۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ جو پالنے والا جہانوں کا اور مالک ہے قیامت کے دن کا (رحم) تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں دکھا ہم کو راہ سیدھی راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام فرمایا جن پر نہ تیرا غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔
سیدھی راہ کن کی ہے اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وہ لوگ ہیں نبی، صدیق، شہید اور نیک لوگ ....

سوال نمبر ۴:۔ ہمارا مذہب دین اسلام ایک سچا دین ہے۔ یہ ہم کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچا اور بعد میں مسلمانوں نے اسے پھیلایا یہ دین ایسی خوبیاں اور کمالات رکھتا ہے کہ جو کسی اور دین میں نہیں ہیں۔ اس کے پانچ ارکان ہیں۔ جن پر عمل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج
ویسے تو اور بھی بہت سے جھوٹے دین نکل آئے ہیں
لیکن سچا دین وہی ہے
جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے عمل کیا۔

اقبال احمد عمر ۱۲ سال (ہفتم اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ لاہور)

سوال نمبر ۲:۔ پارہ نمبر ۸ آیت نمبر ۱۴۵
کہہ دیجئے میں نہیں پاتا اس وحی میں جو میری طرف کی جاتی ہے کسی چیز کو حرام کھانے میں جو کہ کھائی جاتی ہے۔ مگر یہ کہ مُردہ اور خون یا سور کا گوشت۔ یہ ناپاک چیزیں ہیں یا وہ چیز جس پر اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے پھر جو کوئی مصیبت میں ہو۔ یا بغاوت نہ کرنے والا ہو اور نہ زیادتی کرنے والا ہو۔ سو تیرا رب بخشنے والا ہے مہربان

پارہ نمبر ۸ آیت نمبر ۱۵۱:۔ کہہ دیجئے آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو چیز اللہ تعالےٰ نے تم پر حرام کی کہ تم کچھ بھی شرک نہ کرو اور اپنے والدین سے اچھا سلوک کرو اور نہ قتل کرو اپنی اولاد کو غربت کی وجہ سے ہم تم کو رزق دیتے ہیں۔ اور نہ قریب جاؤ بے حیائی کے کاموں کے جو ظاہر ہوں۔ اور جو پوشیدہ ہوں اور نہ قتل کرو کسی جان کو جو اللہ نے حرام کیا ہے۔ مگر حق کے طریقے سے یہ نعمت ہے تم پر اس قرآن مجید سے تاکہ تم سوچو۔

سوال نمبر ۵:۔ یہ مدرسہ بہت اچھا ہے یہ شیرانوالہ میں واقع ہے اس میں ۱۴ کمرے ہیں جب ہم اس مدرسہ میں نہیں پڑھتے تھے۔ ہم کو قرآن مجید پڑھنا نہیں آتا تھا لیکن اب آتا ہے۔ یہاں تعلیم مفت دی جاتی ہے یہاں کے اُستاد مولانا حمید اللہ صاحب ہیں۔ یہ بڑے اچھے ہیں ان کے پاس بہت سی پرانی کتابیں بھی ہیں۔

کاظم حسین مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ دروازہ — لاہور

سوال نمبر ۱ (ب) ترجمہ:۔ بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں راہیں نکالیں اور ہو گئے بہت سارے فرقے سو آپ کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ان کا کام اللہ کے حوالے ہے۔ سو جتلا دے گا اُن کو جو کچھ وہ کرتے تھے

سوال نمبر ۲۔ پارہ نمبر ۸ آیت نمبر ۱۵۲:۔ اور نہ قریب جاؤ یتیم کے مال کے مگر صحیح طریقے سے یہاں تک کہ پہنچ جاوے اپنی جوانی کو۔ اور پورا کرو ماپ کو اور تول کو انصاف سے۔ ہم نہیں تکلیف دیتے ہم کسی جان کو مگر اس کی وسعت کے مطابق اور کہو تو ٹھیک کہو چاہے وہ تمہارا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اور اللہ تعالےٰ کے وعدے کو پورا کرو۔ یہ تمہارے لئے حکم ہیں تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔

پارہ نمبر ۸ آیت نمبر ۱۵۵:۔ اور یہ کتاب جو نازل کی ہم نے برکت والی ہے سو اس کی تابعداری کرو۔ اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے تاکہ تم پر رحم کیا جاوے

رب نواز عمر ۱۲ برس ہفتم مسی اسلامیہ ہائی سکول مصری شاہ — لاہور

سوال نمبر ۳:۔ (ب) مطلب حدیث شریف
جب قیامت آنے والی ہوگی تو لوگ بہت سے بُرے کام کریں گے۔ جن میں تھوڑا سا بھی ایمان ہوگا۔ تو اللہ تعالےٰ ہوا بھیجے گا جو نیکوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی۔ تو اللہ تعالےٰ ان کو زمین سے اٹھا لے گا۔ (اور دوسری) جگہ گزر چکا ہے کہ زمین میں صرف بُرے لوگ رہ جائیں گے۔ جو آپس میں بُرے کام کرتے رہیں گے۔ لڑکیاں بے پردہ گھومتی پھریں گی یہ لوگ گدھوں کی طرح سرِ عام اختلاط کریں گے اور اپنے باپ دادا کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے ان کے باپ دادا کا دین شرک اور بُت پرستی تھا۔

عمر ۱۶ برس

عبدالوحید متعلم قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ — لاہور

سوال نمبر ۱ (ب) یقیناً وہ لوگ جو راہیں نکالتے ہیں اپنے دین میں اور ہو گئے جماعتیں۔ آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بے شک ان کا کام اللہ تعالےٰ کے سپرد ہے پھر وہ جتلا دے گا ان کو جو وہ کرتے تھے۔
آیت نمبر ۱۵۹ پارہ نمبر ۸ **مطلب:۔**
فَرَّقُوا دِيْنَهُمْ:۔ سے وہ لوگ مراد ہیں۔ جو بھی اس دین سے کوئی اور راستہ نکالیں گے۔ مثلاً بدعتی لوگ جنہوں نے اصل اسلام میں اور چیزیں ملائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میرے دین میں کوئی اور چیز داخل کرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ بدعت کے دو درجے ہیں ایک وہ جو کفر تک پہنچی ہوئی ہے اور دوسری جو بظاہر اسلام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میں قیامت کے روز حوض کوثر پہ کھڑا اپنی اُمت کو پانی پلا رہا ہوں گا۔ کہ ایک گروہ میری طرف آئے گا۔ میں اس گروہ کو اپنے امتی سمجھوں گا۔ اور وہ لوگ بھی مجھے اپنا نبی پہچان لیں گے۔ اچانک درمیان سے ایک فرشتہ نمودار ہو کر ان کو ہانک کر دوسری طرف لے جائے گا آپ فرشتے سے کہیں گے انہیں میری طرف آنے دو۔ تو فرشتہ جواب دے گا تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد تیرے دین میں کیا کیا تبدیلیاں کیں۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ میں کہوں گا۔ ہٹا دو ہٹا وہ جس نے تغیر کیا میرے بعد میرے دین

ہیں - یہ واقعہ ان لوگوں کا ہے - جو بظاہر مسلمان ہیں - اور اندر سے بدعتیں پیدا کرنے والے اور جن کی بدعت کفر تک پہنچی ہوئی ہے اُن کا کام اللہ تعالےٰ کے حوالے ہے - جو بھی اس دین حق میں کوئی بدعت جاری کرے گا وہ بھی فرقہ جہنم میں گردانا جائے گا - آگے فرمایا آپ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں - اس کے متعلق ایک شاہد پارہ نمبر ۳ آیت نمبر ۸۵ سے ملتا ہے -

ترجمہ :- جو کوئی تلاش کرے اسلام کے سوا کسی اور دین کو سو ہرگز قبول نہ ہوگا اس سے - دوسرا شاہد پارہ نمبر ۷ آیت نمبر ۷

ترجمہ :- چھوڑ دیں آپ ان لوگوں کو جنہوں نے کھیل اور تماشا بنالیا ہے اپنے دین کو — الی آخرہ تیسرا شاہد پارہ نمبر ۸ آیت نمبر ۵۱ سے ملتا ہے - وہ لوگ جنہوں نے بنایا اپنے دین کو کھیل اور تماشہ — الی آخرہٖ

سوال نمبر ۵ :- میں خدا کا شکر کرتا ہوں جس نے مجھے اس مدرسہ کی تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ عطا فرمایا - اس مدرسہ میں صبح و شام بچوں کے لئے درس ہوتا ہے - میں بھی شام کی جماعت میں پڑھنے کے لئے آتا ہوں - اس میں تفسیر قرآن مجید پڑھائی جاتی ہے - اور حدیث شریف کا سبق ہوتا ہے - زیادہ تر عقیدہ کی پختگی کے متعلق تقریر ہوتی ہے - تاکہ اچھی طرح حق و باطل کی تمیز ہو سکے - الحمد للہ جس نے مسلمان کا بیٹا بنا کر علم دین پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی - خدا مجھے پڑھنے کے بعد پڑھانے کی توفیق بھی عطا فرمائے آمین ثم آمین

سوال نمبر ۴ :- اسلام ایک سچا مذہب ہے

اسلام ایک خداداد مذہب ہے جو نبی آخر الزماں کو دیا گیا - جس کے ہم امتی ہیں - چونکہ رسول اللہ صلعم نے اسلام کی جڑیں بہت مضبوط کی ہیں - چونکہ آج علماء دین کے ذریعے ہم تک بالکل صحیح پہنچا ہے بہت سے لوگ ایسے اٹھیں گے جو اسلام کو مٹائیں گے - اصل دین کو ہٹا کر اور دین سموئیں گے - قرآن کریم ایک آسمانی کتاب ہے - جو کہ محمد رسول اللہ صلعم کو دی گئی ہے - اس کتاب کی حفاظت کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے - اسلام میں ارکان پانچ ہیں جن کو ارکان خمسہ کہا جاتا ہے وہ ہیں نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور کلمہ طیبہ مسلمان ہونے کی شرط کلمہ طیبہ ہے - اس کے بعد نماز جو کہ دن میں پانچ بار پڑھی جاتی ہے - پھر عمر مقررہ پہ روزہ بھی فرض ہو جاتا ہے

عبدالواحد [illegible]

قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور

سوال نمبر ۳ (ا) مطلب حدیث شریف :- مطلب یہ ہے کہ جب دجال نکلے گا - تو ساری دنیا پہ غالب آ جائے گا - اس کے ساتھ دنیا کے خزانے ہونگے - جو لوگ اس کی اطاعت کر لیں گے ان کو تو دنیاوی نفع حاصل ہو جائے گا اور جو اس کی تابعداری نہیں کریں گے وہ مفلس رہ جائیں گے - جب وہ مدینہ کا رُخ کرے گا تو بہشت کے دروازوں پہ فرشتے ہونگے اور اس کا مُنہ شام کی طرف پھیر دیں گے - جب وہاں پہنچے گا - تو حضرت مسیح ظاہر ہونگے اور اس کو قتل کر دیں گے

(ب) حدیث کے الفاظ کا ترجمہ اور تفصیل :- پھر اللہ تعالےٰ ایک خوشبو دار ہوا چلائے گا جس سے تمام مومنین کے دل میں ایک رائی برابر ایمان ہوگا - پھر وہ فوت ہو جائیں گے - تفصیل :- یعنی قیامت کے نزدیک آنے پر تمام مومن لوگ مر جائیں گے اور باقی وہ لوگ بچیں گے جو کافر ہونگے - ایک حدیث شریف میں آتا ہے - کہ شراب بہت زیادہ پی جائے گی اور زنا بہت عام ہوگا - عورتیں بہت زیادہ ہو جائیں گی - یہاں تک کہ چالیس عورتوں کا مرد محافظ ہوگا - اور لوگ گدھوں کی طرح رہیں گے اور علم دنیا سے اٹھا لیا جائے گا علم سے دنیاوی علم مراد نہیں بلکہ دینی علم - اور کسی کو اپنے دین کی خبر نہ ہوگی

زاہد علی ملک [illegible]
سنٹرل ماڈل ہائی سکول — لاہور

سوال نمبر ۱ :- (ا) وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا :- اُن کا مطلب یہ تھا کہ جو کھانا آسمان سے آئے گا وہ حلال ہوگا اور جب وہ اسے کھلائیں گے تو ان کے دلوں کو اطمینان ہو جائیگا - اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کریں گے وہ اس طرح کہ کھانا کمانے کے لئے انہیں وقت صرف نہ کرنا پڑے گا - اور اس وقت میں وہ اللہ کی یاد کر لیا کریں گے -

وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا کا مقصد یہ ہے -

اور ہم جان لیں کہ تو سچ کہتا ہے اور پھر جب کھانا نازل ہوگا تو ہم کو یقین ہو جائے کہ تو جو کہتا ہے سچ کہتا ہے - اور ہم ہر بات کو مان لیں گے اور ہم لوگوں کو بھی بتائیں کہ تو سچ کہتا ہے - یہ سب کچھ حواریوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو کہا تھا

سوال نمبر ۲ :- آیات کا ترجمہ

پارہ نمبر ۷ آیت نمبر ۱۱۱ :- اور جب کہا حواریوں نے کہ ہم ایمان لائے کہ تو رسول ہے اور تو گواہ ہونا کہ ہم مسلمان ہوئے -

پارہ نمبر ۷ آیت نمبر ۱۱۸ اور جب کہا حواریوں نے حضرت عیسےٰ ابن مریم سے کہ کیا تیرا رب نازل کر سکتا ہے ہم پہ آسمان سے خوان تو انہوں نے فرمایا ڈرو اللہ سے اگر ایمان دار ہو

پارہ نمبر ۷ آیت نمبر ۱۱۴ :- کہا عیسیٰ علیہ السلام نے اے رب ہمارے نازل کر ہم پہ خوان بھرا ہوا آسمان سے تاکہ وہ دن عید ہو ہمارے لئے اور پچھلوں کے لئے اور تیری نشانی ہو - تو بہت روزی دینے والا ہے -

سوال نمبر ۵

درس گاہ میں تعلیم

آج سے کوئی چار یا پانچ سال پہلے ہم نے مدرسہ قاسم العلوم میں پڑھنا شروع کیا جب ہم گیارہ برس کے ہوتے تھے - تب ہماری جماعت میں بہت تھوڑے سے لڑکے تھے اور صرف شام یعنی مغرب کے بعد ہی کلاس ہوا کرتی تھی لیکن اب تو اللہ کے فضل سے دن کے وقت بھی جماعت لگتی ہے - پہلے ہم سارا وقت کھیل کود میں گذار دیا کرتے تھے لیکن جب مولانا صاحب سے درس لیا - تو ہمیں بھی معلوم ہوا کہ نماز کیا چیز ہے - اسلام نام کس چیز کا ہے - تھوڑی بہت نماز پڑھنی شروع کی ان دنوں ہم مغرب کی نماز بڑی مستعدی سے پڑھا کرتے تھے اس طرح آہستہ آہستہ عادت ہی پڑھ گئی - ہم گھر میں اپنے بہن بھائیوں سے لڑا بھی بہت کرتے تھے - لیکن جب سے معلوم ہوا کہ لڑائی والے گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے تب سے لڑائی حد درجہ تک کم کر دی ہے - اور اسی طرح اسلام کے کئی مسئلے بھی معلوم ہو گئے ہیں میں خدا سے دعا کرتا ہوں - کہ اللہ تعالےٰ ان نیکیوں کی وجہ سے ہمارے اُستاد صاحب کو جنت فردوس عطا فرماوے آمین ثم آمین

احمد سعید اسلامیہ ہائی سکول
شیرانوالہ گیٹ — لاہور

سوال نمبر ۱ :- ترجمہ :- جن لوگوں نے راہیں نکالیں اپنے دین میں اور ہو گئے بہت سے فرقے تو آپ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں - ان کا کام اللہ تعالےٰ کے حوالے ہے - پھر جتلا دے گا اللہ تعالیٰ اُن کو جو کچھ کہ وہ کرتے تھے

مطلب :- اللہ تعالےٰ جناب رسول اللہ صلعم کو تسلی فرما رہے ہیں کہ وہ لوگ جنہوں نے مختلف راہیں نکالیں اپنے دین میں تو ان کا آپ کے ساتھ

ایڈیٹر
عبد المنان
چوہان

شرح چندہ
سالانہ گیارہ روپے ششماہی چھ روپے
سہ ماہی ... تین روپے

منظور شدہ
محکمہ جات تعلیم و جیل مغربی پاکستان

رجسٹرڈ ایل ۶۰۴۷

(

کوئی تعلق نہیں پھر قیامت کے دن میں (اللہ تعالیٰ) ان کو سزا دوں گا ان کے کرنے کی۔

سوال نمبر ۴ :۔ ہمارا مذہب دین اسلام ہے اور یہ سب سے زیادہ سچا مذہب ہے یہ مذہب ہم کو رسول اللہ ؐ کے ذریعے پہنچا جو بعد میں صحابہ کرام نے اسے پھیلایا اس میں وہ خوبیاں اور کمالات نظر آتے ہیں جو اور کسی دوسرے دین میں نہیں ہیں۔ اس کے پانچ ارکان ہیں جن پہ عمل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ وہ ارکان کلمہ، نماز، حج، زکوٰۃ روزہ ہیں۔ ویسے اس دین میں آج کل بہت سی راہیں نکل آئیں۔

سوال نمبر ۵ :۔ جب میں اس درس گاہ میں تعلیم نہیں پاتا تھا اس وقت مجھ کو قرآن مجید بھی پڑھنا نہیں آتا تھا۔ لیکن اب بفضل خدا میں کچھ کچھ ترجمہ بھی پڑھ لیتا ہوں، پہلے میں نماز نہیں پڑھتا تھا۔ اب میں نماز پڑھتا ہوں۔ پہلے میں جھوٹ بولتا تھا لیکن اب جھوٹ بولنا چھوڑ دیا ہے۔ قرآن مجید حدیث اور فقہ کے مسائل کے متعلق مجھے کچھ پتہ نہ تھا۔ لیکن اب میں ان کے متعلق تھوڑا بہت جاننے لگا ہوں۔

عمر ۱۵ برس

راحت ملک
سنٹرل ماڈل سکول ـــ لاہور

سوال نمبر ۴ :۔ اسلام ایک سچا دین ہے کیونکہ۔ قرآن مجید جو ہم پڑھتے ہیں۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک بالکل وہی رہا۔ یہاں تک کہ ایک زیر یا زبر کی تبدیلی بھی نہیں ہوئی۔ اگر یہ دین اسلام سچا نہ ہوتا۔ تو یہ بھی عیسائیوں کی انجیل کی طرح ہر سال الگ الگ ملکوں میں الگ الگ ایڈیشنوں میں چھپ رہی ہوتی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ایک سچا دین ہے۔ حضرت رسول اکرم کی صداقت کا سارے عرب میں چرچا تھا۔ آپ کو آپؐ کے زمانے کے کافر بھی صادق اور امین کہتے تھے۔ آپ جو کچھ فرماتے وہ اس پہ بغیر دیکھے ایمان لے آتے تھے۔ مگر جب آپؐ نے دین اسلام کا پرچار کیا تو تمام آپؐ کے خلاف ہو گئے۔ اس کی وجہ صرف اُن کی ذاتی دشمنی تھی کیونکہ پیغمبری بجائے یہود اور نصاریٰ کے مکہ کے لوگوں میں آگئی تھی۔ یہ بھی محمدؐ کی صداقت کا ثبوت ہے اور محمدؐ کی صداقت اسلام کی صداقت کا صریح ثبوت ہے

سوال نمبر ۵ :۔ اس مدرسہ میں داخل ہونے سے ہم میں دین اسلام کے وہ وہ مسائل معلوم ہوئے جو شاید بہت کم لوگوں کو معلوم ہیں اللہ کے فضل و کرم سے ہم میں وہ وہ باتیں پیدا ہو گئی ہیں جو پہلے ہم میں موجود نہیں تھیں یہاں داخل ہونے سے پہلے میں گھوڑا دیکھنے جاتا تھا۔ مگر اب یہ گناہ چھوڑ دیا ہے ہمارے استاد صاحب ہم کو بہت دل لگا کر پڑھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس چیز کا اجر عطا فرمائے۔ آمین

فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام مولوی عبید اللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر رسالہ خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور سے شائع ہوا